THE BEGINNING OF THE CHURCH

آغازِ کلیسیا

حِصہ دوم

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی

انار کلی - لاہور

آغازِ کلیسیا

(حصہ دوم)

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

اعمال کی کتاب کی مختصر تواریخ

سال	واقع
۳۰	مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا۔
۳۳	شاؤل کی تبدیلی۔
۴۴	یعقوب کی موت۔
۴۷-۴۹	پہلا مشنری سفر۔
۵۰	یروشلیم میں کونسل۔
۵۰-۵۳	دوسرا مشنری سفر۔
۵۳-۵۶	تیسرا مشنری سفر۔ (افسس)
۵۸	میلیتس میں افسس کے بزرگوں کیساتھ۔
۵۸ (جون)	یروشلیم میں گرفتاری۔
۵۸-۵۹	قیصریہ میں قیدخانہ میں۔
۵۹ (اگست) تا ۶۰ (فروری)	رومہ کو بحری سفر۔
۶۰ (مارچ)	رومہ میں آمد۔
۶۰-۶۲	رومہ میں قید میں۔
۶۵	پولُس کی دوبارہ گرفتاری۔
۶۶	پولُس کی شہادت۔

آغازِ کلیسیا

(حصّہ دوم)

پہلا سبق

مضمون:- کلیسیا منادوں کو باہر بھیجتی ہے۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے:- زبور ۷۲ : ۶-۱۳

مطالعہ بائبل کے لیئے:- اعمال ۱۲ : ۲۵ سے ۱۳ : ۵۲

سبق کا حوالہ:- اعمال ۱۲ : ۲۵ تا ۱۳ : ۱۲

سنہلی آیت:- مرقس ۱۶/۱۵ "تم تمام دُنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔"

اُستاد کی تیاری کے لیئے:- زمانہ سنہ ۴۶ء۔ مسیح کی موت کے سولہ سال بعد اور پولوس کی تبدیلی سے تقریباً دس برس بعد۔

جائے وقوع:- سوریہ کا انطاکیہ اور جزیرہ کپرس۔

لوگ:- انطاکیہ کی کلیسیا۔ برنباس۔ ساؤل۔ یوحنا۔ مرقس الیماس۔ سرگیس پولُس۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:- ۱- پولُس اور برنباس یروشلیم سے واپس آتے ہیں۔ جہاں وہ قحط زدگان کی امداد کے لیئے

انطاکیہ کی کلیسیاء کے نذرانے سے کرگئے ہوئے تھے۔

۲- رُوح القدس بولتا ہے: ہم نہیں جانتے کہ رُوح القدس کیونکر بولا۔ مگر کسی نہ کسی طریقہ سے اُس نے انطاکیہ کی کلیسیاء کے جو کارکن تھے اُنہیں اپنی مرضی سے آگاہ کر دیا۔ انطاکیہ کے مسیحی عبادت کے وقت عبادت کیا کرتے اور جب ضرورت ہوتی انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے محنت بھی کرتے۔ علاوہ ازیں وہ روزہ رکھتے اور اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اذیّت پہنچاتے تھے۔ ایسے ہی کلیسیاء سے رُوح القدس مخاطب ہوا۔ اور ایسے ہی کلیسیاء سے دو مشنری نکلے۔

۳- برنباس اور ساؤل چُنے گئے: ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ خدا ہر ایک آدمی کو اس دنیا میں ایک خاص کام کے لیئے مقرر کرتا ہے۔ کلیسیاء محض برنباس اور ساؤل کی بُلاہٹ پر اُن کو بھیجنے پر رضامند نہ ہوگئی بلکہ پہلے اُنہوں نے روزہ رکھا۔ یعنی اپنے آپ کی تربیت کی۔ تاکہ اِن دونوں مشنریوں کی بہترین طور پر امداد کر سکیں۔ نیز برنباس اور پولوس کو پاک اور مخصوص شدہ کلیسیاء کی روحانی قوت سے بہرہ ور کر سکیں۔ تب اُنہوں نے دعا کی۔ تمام عظیم روحانی کوششیں خدا پر ایمان کی گہری دعائیہ بنیادوں پر رکھی گئی ہیں۔ آخرکار اُنہوں نے اُن پر اپنے ہاتھ رکھے اور اُن کے کام کے لیئے اُن کو مقرر کیا۔ جب اُنہوں نے یہ سب کچھ کر لیا۔ تو اُن کو رخصت کیا۔

۴- کُپرس میں خدمت: پولُس اور برنباس۔ یوحنا مرقس کے ساتھ انطاکیہ کی بندرگاہ کو گئے۔ جزیرہ کُپرس تک بحیرۂ روم میں اسّی میل تک نکل گئے۔ برنباس وطن مالوف میں تھا۔ وہاں پہنچ کر فوراً ہی وہ یہودیوں کے عبادت خانے میں گئے اور خوشخبری کی منادی شروع کی۔ پھر وہ ملک کے اندرونی حصّہ میں گئے جہاں وہ دو مردوں کو ملے۔ پہلا تو ایک غیر یہودی رومی گورنر تھا۔ جس کا نام سرگیئس پولُس تھا۔ یہ بڑا صاحب تمیز شخص تھا۔ اُس نے مشنریوں کو بُلا کر اُن سے واقفیت کرنی

اور اُن کی معرفت پیغام سُننے کی کوشش کی۔ جب وہ یہ کر چکا تو اُس نے اُن سے خدا کا کلام سُننے کی درخواست کی۔

۵- جادوگر پر فتوے: یہ دوسرا شخص انسانی توہمات کے ذریعے اپنی روزی کمایا کرتا تھا۔ اُس نے پولُس اور برنباس کی مخالفت کی۔ اور سرگیئس پولُس کو ایمان لانے سے روکنے کی کوشش کرنے لگا۔ تب پولُس نے رُوح القدس سے معمور ہو کر پاکیزہ غصہ سے تنبیہ کے سخت الفاظ استعمال کیئے۔ الیماس پر خدا کا فتویٰ یہ تھا۔ کیونکہ وہ خود رُوحانی طور پر اندھا ہے۔ اور دوسروں کو بھی اندھیرے میں رکھنا چاہتا ہے۔ اس لیئے وہ جسمانی طور پر بھی کچھ عرصہ کے لیئے اندھا ہو جائے۔ تاکہ اِس سچائی کو مطلق نہ دیکھ سکے۔ وہ جو ایمان نہیں لاتا۔ خود اندھا ہے۔ اور وہ جو دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ خدا کے ہولناک فتوے کے ماتحت ہے۔

۶- رومی گورنر ایمان لاتا ہے: سرگیئس پولُس اُس ماجرے کو دیکھ کر جو الیماس پر گذرا تھا اور مشنریوں کی تعلیم سُن کر حیران ہو گیا۔ وہ ایمان لے آیا۔ اور یوں وہ سب سے پہلا تو مرید ہوا۔ جس کا ذکر ہم کلیسیاء کی ابتدائی مشنری کوششوں میں پاتے ہیں۔

دیباچہ: آج کے سبق سے پیشتر اعمال کی کتاب میں سے چو مشہور ہستیاں مسیح کے لیئے جیتی گئی ہیں۔ اُن کی نظرثانی کرو۔ آٹھویں باب میں سے حبشی خوجہ جو ملکہ کے خزانے پر بڑا اختیار رکھنے والا شخص تھا۔ نویں باب میں ساؤل ایک مشہور فریسی تھا۔ جو عین اس وقت مسیحی ہوا جبکہ وہ کلیسیاء کو برباد کرنے پر تُلا ہُوا تھا۔ دسویں باب میں ہم ایک رومی صوبہ دار کی کہانی پاتے ہیں۔ جو اپنے خاندان سمیت ایمان لے آیا۔ یہ تمام کے تمام افراد بااختیار عہدے دار تھے۔ آج ہم اپنے سبق میں سرگیئس پولُس کی تبدیلی کے بارے سیکھتے ہیں۔ جو کُپرس کے جزیرہ کا گورنر تھا۔ ان چاروں آدمیوں کی تبدیلی

کے مقامات معلوم کیجئے اور نقشہ پر اُن مقامات کو دیکھئے۔ غزہ کے قریب جنگل دمشق۔ قیصریہ اور پافس جزیرہ کپرس ہیں۔ اور غور کیجئے کہ یہ خوشخبری کا پیغام کیونکر یروشلیم شہر سے دور دور تک پہنچ رہا ہے۔

سبق کی سچائیاں:۔ آج کے سبق میں تین بڑی باتیں ہیں۔

۱۔ انطاکیہ میں کلیسیاء: ۱۲: ۲۵ سے ۱۳: ۱ تک۔
۲۔ کلیسیاء کا مبشروں کو چننا:۔ ۱۳: ۲-۴ تک۔
۳۔ کپرس میں کلیسیاء کی تعمیر۔ ۱۳: ۵-۱۲ تک۔

I۔ انطاکیہ میں کلیسیاء:۔ جب ہم ۱۳: ۱ کو پڑھتے ہیں۔ تو فوراً ہمارے دل سے یہ سوال اُٹھتا ہے کہ وہ کہاں کو واپس آئے؟ جب ہم ۱۱: ۲۵-۳۰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پولوس اور برنباس انطاکیہ کی کلیسیاء کی طرف سے یروشلیم میں قحط زدگان کی امداد کے لیئے نذرانے دے کر بھیجے گئے تھے۔ یعنی ان اشخاص نے وہاں پر اپنا کام تکمیل کو پہنچایا تھا۔ اور اب اپنی کلیسیاء میں رپورٹ دینے کی غرض سے واپس پھرے تھے اگرچہ انطاکیہ کی کلیسیاء ابھی نئی نئی تھی۔ یعنی صرف تین چار برس کی تھی۔ تاہم اپنے راہنماؤں کے سبب سے بہت مشہور ہو چکی تھی۔ کلیسیاء کے یہ ہادی اُستاد اور نبی کہلاتے تھے۔ نبی وہ ہے جو بندوں کے رُوبرو خدا کی باتیں کہتا ہے۔ اعمال کی کتاب میں نبیوں کا ذکر پہلے پہل ۱۱: ۲۷ میں انطاکیہ ہی میں آیا ہے۔ نیز نبی بعض اوقات پیشین گوئیاں بھی کرتے ہیں جیسے اگبس ۱۱: ۲۸-۲۹ میں۔ نبی وہ برگزیدہ اشخاص تھے۔ جنہیں خدا نے کوئی نہ کوئی پیغام دیا۔

اُستاد وہ ہیں۔ جو خدا کے کلام کے مطلب لوگوں پر واضح کرتے ہیں۔ ۱۱: ۲۶ اور ۱۵: ۳۵ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ تعلیم انطاکیہ کی کلیسیاء میں کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ منادی

لوگوں کو بیدار کرنے کے لیئے ضروری ہے۔ مگر تعلیم دینا لوگوں کو تربیت اور مضبوطی کا وسیلہ ہے۔ یسوع نے کہا ہے "آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا۔ بلکہ ہر بات سے جو خدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔ متی ۴: ۴" شاید انطاکیہ کی کلیسیاء کی رُوحانی طاقت کا انحصار اس بات پر تھا کہ وہاں پر خدا کا پیغام سُنایا گیا۔ اور خدا کے کلام کی عمدگی سے تشریح کی گئی۔ آج ہم کو اُستادوں کی اشد ضرورت ہے۔ اور ہمارے سبت سکول اُسی وقت کامیاب ہوں گے۔ جبکہ اُن میں تعلیم دینے کے لیئے اُستاد میسر آئیں گے۔

II۔ کلیسیاء مبشر چُنتی ہے:۔ انطاکیہ ہی کی ننھی سی کلیسیاء میں پہلے پہل کلیسیاء کے مشنری فرائض کا اعلانیہ احساس کیا گیا۔ دوسری آیت میں دیکھئے کہ جب وہ عبادت کر رہے تھے اور روزے رکھ رہے تھے۔ تو رُوح القدس نے کہا "میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اُس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے اُن کو بلایا ہے۔ یعنی غیر اقوام میں گواہی کا کام"۔ یہ وہی کام تھا جو ساؤل نے گلتیہ میں پہلے ہی کیا تھا۔ گلتیوں ۱: ۲۱-۲۴ کلیسیاء رُوح القدس کے اس حکم کو ماننے کے لیئے تیار تھی۔ کیونکہ وہ تعلیم یافتہ اور عبادت کرنے والی کلیسیاء تھی۔ ایک اور عبادت کے دوران میں کلیسیاء کے والیوں نے ان برگزیدہ اشخاص پر ہاتھ رکھے۔ رُوح القدس نے پہلے اُن کو چُنا تھا۔ اور اب اُن کو کلیسیاء نے چُننا تھا۔ ہاتھ رکھنا برنباس اور ساؤل کی خاص طور پر مقررہ کام کے لیئے مخصوصیت کا ایک سنجیدہ عمل تھا۔ (دیکھئے ۶: ۶) یاد رکھیئے کہ یسوع نے شاگردوں کو چُنا کہ وہ دو دو ہو کر باہر جائیں۔ اور یہاں رُوح القدس بھی اسی طرح کرتا ہے دیکھئے مرقس ۶: ۷ جب یہ دونوں مخصوص ہو چکے تو کلیسیاء نے اُن کو رخصت کیا آیت ۳ اور چوتھی آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ رُوح القدس نے بھی اُن کو رخصت

رکیا۔ جس طرح برنباس اور ساؤل جہاں کلیسیا کے بھیجے ہوئے تھے وہاں مسیح کے بھی رسول اور مبشّر تھے۔

III۔ کُپرس میں کلیسیا کا قیام:۔ کُپرس کے جزیرے کو شاید اسی لئے حلقۂ خدمت چُنا گیا کیونکہ یہ قریب تھا۔ اور یہاں پر پہنچنا آسان تھا۔ اگر ۴:۳۶ کو پڑھیں تو معلوم کرتے ہیں کہ یہ برنباس کا پُرانا گھر بھی تھا۔ سلمیس کے شہر میں یہودیوں کے عبادت خانہ میں یہ کام شروع ہُوا کیونکہ مبشّر بھی خود یہودی تھے۔ لہٰذا یہ قدرتی امر تھا کہ وہ پہلے یہودیوں کے پاس جائیں۔ غور کیجئے کہ پولوس کسی نئی جگہ میں اپنے مشنری کام کو کرتے وقت کتنی بار یہودیوں کے عبادت خانوں میں سے اپنے کام کو شروع کرتا ہے۔ دیکھئے ۱۳:۱۴، ۱۵، ۴۴؛ ۱۴:۱؛ ۱۷:۱، ۱۰، ۱۲، ۱۷؛ ۱۸:۴ اس کام کے نتیجے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

سلمیس شہر سے شہر بشہر منادی کرتے ہوئے وہ پافس میں پہنچے۔ جہاں گورنر رہتا تھا۔ یہ گورنر یعنی سرگیُس پولوس ایک بارسوخ سرکاری افسر تھا کسی نہ کسی طرح وہ الیماس نامی ایک یہودی جادوگر کے قبضہ میں آچکا تھا ہم دیکھتے ہیں کہ ابلیس کتنا شاہ زور ہے۔ اور جب وہ خوشخبری کی روشنی نہیں چمکتی ہے تو تاریکی کی قوت کس طرح کارآزما ہوتی ہے۔ جب مشنری صاحبان شہر میں داخل ہوئے تو گورنر نے انہیں دعوت دی کہ وہ اُس سے کلام کریں (۷ آیت) گورنر کے دل میں بڑی خواہش تھی کہ وہ ان سفری مبشّروں سے خداوند کا کلام سُنے (۱۳:۱۲ سے مقابلہ کیجئے) الیماس جادوگر نے زبردست کوشش کی کہ وہ گورنر کو اس پیغام کے سُننے سے باز رکھے۔ ابلیس ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ وہ انجیل کی روشنی کو چمکنے سے روکے۔ پولوس رُوح القدس سے معمور ہو کر اس جادوگر کو سخت الفاظ میں ملامت کرتا ہے اور اُس پر خدا کی لعنت بھیجتا ہے اور ہم پڑھتے ہیں کہ اُسی دم الیماس

اندھا ہو گیا۔ الیماس کی اس نابینگی کا گورنر سرگیُس پولوس پر بڑا اثر ہُوا۔ کیونکہ جونہی اُس نے الیماس کا یہ حال دیکھا وہ ایمان لے آیا۔ اور اگر بارھویں آیت دیکھیں تو معلوم کریں گے کہ یہی اُس پر کافی اثر تھا۔ کہ وہ خداوند کی تعلیم سے حیران ہُوا۔ بعد ازاں غور کیجئے کہ انجیل کی منادی کے ابتدائی زمانہ میں رسول معجزات بھی دکھا سکتے تھے۔ بعد ازاں جب مسیحیوں کی تعداد بڑھ گئی۔ تو یہ قوت اُٹھالی گئی۔ یہاں تک کہ رسولوں کی زندگیوں کے آخری ایّام میں وہ معجزات دکھانے کے قابل نہ رہے۔

ہماری زندگیوں کے لئے سبق:۔ بائیبل میں اکثر اوقات روزے کا ذکر دعا کے ساتھ ساتھ آتا ہے۔ لوقا ۲:۳۷، اعمال ۱۴:۲۳ روزے کے متعلق یسوع کے چند اقوال ملاحظہ ہوں۔ متی ۶:۱۶-۱۸، مرقس ۲:۱۸-۲۰ جب کبھی خدا سے کسی خاص ہدایت کی ضرورت ہوتی تو لوگ عموماً روزہ رکھ کر دعا کرتے۔ شاید ان موجودہ ایّام میں بھی ہمیں ان پُرانی مسیحی رسوم کو ازسرِ نو تازہ کرنا ہے۔

مسیح کے متعلق بعض اوقات صاف گوئی نہایت ہی ضروری ہے۔ گُناہ کو گُناہ کہنا چاہیے۔ مسیح نے خود بھی ریاکاروں کے ساتھ گفتگو کے دوران میں صاف گوئی سے احتراز نہ کیا۔ دیکھئے متی ۲۳ باب اپنے آج کے سبق میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس الیماس کو صاف صاف کہہ دیتا ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ محبّت صاف گوئی میں خارج ہوتی ہے۔ مگر آج کے سبق کا بغور مطالعہ ہم کو بتاتا ہے کہ رُوح القدس سے بھرپوری بھی کسی کو گُناہ کے خلاف آواز اُٹھانے سے محروم نہیں کرتی۔ بلکہ اُس پر اُکساتی ہے۔

دوسرا سبق

مضمون :- مشکلات میں خوشخبری کی منادی کرنا۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے :- مرقس ۲ : ۱ - ۱۲ -

مطالعہ بائبل :- اعمال ۱۴ باب -

سبق کا حوالہ :- اعمال ۱۴ : ۱-۱۸

سنہلی آیت :- فلپیوں ۴ : ۱۲ "میں پست ہونا بھی جانتا ہوں اور بڑھنا بھی جانتا ہوں۔"

اُستاد کی تیاری کے لیئے :- زمانہ - ۴۶ء یا ۴۸ء - جب انطاکیہ میں بشیروں کو بھیجا گیا اس کے ایک برس کے اندر اندر

جائے وقوع :- اکونیم - لسترہ - دربے - لکاؤنیہ (نقشہ دیکھیئے)

لوگ :- پولوس - برنباس - لسترہ کا لنگڑا۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات :- I - اکونیم میں منادی - "وہ خوشی اور روح القدس سے معمور ہوتے ہوئے۔" (اعمال ۱۳ : ۵۲) شاگردوں نے اکونیم کے عبادت خانوں میں تعلیم دی اور یہودیوں اور یونانیوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لائی - انھوں نے کیا منادی کی اور کیونکر منادی کی؟ (دیکھیئے آیت نمبر ۳)

II ظلم اٹھا کر اور شہر سے باہر دھکیلے جاکر - نافرمان یہودیوں نے مخالفت شروع کی جس کا انجام شاگردوں کی ایذا رسانی ہوا۔ (یہ نہایت قابلِ غور بات ہے کیونکہ قریباً قریباً تمام مصیبت جو شاگردوں پر آئی - وہ

یہودیوں ہی کے سبب سے آئی) بہرحال شاگردوں کا وہاں پر قیام کئی ماہ تک رہا - یہاں خوشخبری کے پیغام کی تعریف قابلِ غور ہے - "وہ فضل کا کلام"

III لسترہ - دربے اور لکاؤنیہ میں خوشخبری کی منادی -

IV - لنگڑے کو شفا بخشنا :- یہاں پر ہم پولوس کی معرفت صحت بخشنے کے معجزے میں لنگڑے کے ایمان کو دیکھتے ہیں -

V - پولوس اور برنباس کو دیوتا سمجھا گیا :- اُن مختلف صورتوں کا جائزہ لیجئے - جن میں بشیروں کو قبول کیا گیا - اور دیکھیئے کہ لوگوں نے اُن سے کیا سلوک کیا - اکونیم میں نشانوں اور عجیب کاموں کے دکھانے کے ذریعے سے منادی کے بعد مخالفت شروع ہو گئی - اور بشیر اُس شہر سے بھاگ نکلے ہوئے - لسترہ میں لنگڑے کی شفایابی کے بعد لوگ اُن کی پرستش کرنے لگے - اور لسترہ ہی میں پولوس کو سنگسار کیا اور مُردہ سمجھ کر شہر سے باہر گھسیٹ لے گئے -

دیباچہ :- اعمال کی کتاب کے تیسرے باب میں پطرس اور یوحنا کی معرفت ایک لنگڑے کو تندرست کرنے کا خدا کا معجزہ دیکھیئے - دونوں لنگڑوں کا مقابلہ کیجئے - دونوں موقعوں پر لنگڑا - بے بس، لاچار اور اپاہج فوراً صحت یاب ہوتا ہے - اور وہ معجزہ ایک بڑی بھیڑ کو خدا کا کلام سننے کی طرف مائل کرتا ہے - دو اشخاص جو بے کس اور لاچار تھے - اور خیرات دینے والوں کے رحم و کرم پر تھے - فوری طور پر کلیتاً صحت پاتے ہیں - اور یوں مسیح کی منادی کے لئے معجزانہ طور پر جمع شدہ بھیڑ میں منادی کا دروازہ کھل جاتا ہے -

سبق کی سچائیاں :- اکونیم میں پولوس اور برنباس نے وہی کچھ کیا

جو اُن کا دستور العمل بن چکا تھا۔ یعنی اُنہوں نے یہودیوں کے عبادت خانوں میں منادی کی۔ وہ جگہ جہاں عموماً نو مرید یہودی آیا کرتے تھے۔ اس پہلی آیت کے اُس چھوٹے سے فقرے پر غور کیجئے جو یہاں مندرج ہے کہ "اکونیم میں ایسا ہوا کہ وہ ساتھ ساتھ یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے اور ایسی تقریر کی کہ یہودیوں اور یونانیوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لے آئی"۔ اُنہوں نے ایسی تقریر کی۔ نہ صرف اُنہوں نے کوئی خاص بات کہی بلکہ اُنہوں نے ایسے طریقے پر کہی کہ لوگ ایمان لائے۔ کیا آپ اس طور پر مسیح کی بابت گفتگو کر سکتے ہیں یا جو کچھ اُس نے آپ کے لئے کیا ہے اس طور پر بیان کر سکتے ہیں کہ لوگ یقین کریں؟ پولوس کی منادی با اختیار تھی۔ وہ جانتا تھا کہ جس کی وہ منادی کر رہا ہے۔ اُس کی زندگی میں مسیح ہے۔ وہ کامل اور یقینی تھا۔ اس میں شک شبہ کی گنجائش نہ تھی۔ یہاں اکونیم میں پولوس کی مسیح کے بارے میں گواہی ایک معجزہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچی تھی۔ یعنی ایک بیمار کی صحت یابی سے۔

لیکن دیگر مقامات کی طرح یہاں اکونیم میں بھی یہودیوں نے مبشرین کی مخالفت کی۔ نہ صرف یہودیوں نے خود اُن کی مخالفت کی بلکہ اُنہوں نے پولوس کے خلاف غیر اقوام کو اُبھارنے میں اپنا اثر و رسوخ بھی استعمال کیا۔ یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں شہر دو جماعتوں میں منقسم ہو گیا۔ یعنی مسیحی اور مخالف مسیحی اور حالات یہاں تک بگڑ گئے کہ مبشرین کو دُکھ دینے اور سنگسار کرنے کے لئے ایک ٹولی بن گئی۔ مگر مبشرین کے دوستوں نے اُن کو ان باتوں سے آگاہ کر دیا۔ جس کے سبب سے وہ لُسترہ میں جو اکونیم کے جنوب میں ایک شہر ہے چلے گئے۔

خوبصورت دروازے پر پڑے ہُوئے لنگڑے کی مانند جس کا ذکر ہم اعمال

کی کتاب کے تیسرے باب میں پڑھتے ہیں۔ یہ لنگڑا جس کے بارے میں ہم یہاں پڑھتے ہیں اپنے دوستوں کی معرفت کسی شارع عام پر بٹھا دیا جاتا تھا جہاں وہ آنے جانے والوں سے بھیک مانگا کرتا تھا۔ کیونکہ لُسترہ میں کوئی عبادت خانہ نہ تھا۔ ممکن ہے کہ رسول کسی ایسی جگہ پر منادی کے لئے گئے ہوں جہاں عوام جمع ہُوا کرتے تھے۔ اور یہ لنگڑا بھی وہیں پڑا تھا۔ وہ شخص جس نے پیدائش ہی سے کبھی چل کر نہیں دیکھا تھا۔ جس نے دیئے بچپن ہی سے کبھی دوڑنا اور کھیلنا نہیں سیکھا۔ ممکن ہے کہ پولوس مسیح کی قدرت کا بیان کر رہا ہو یا ہمارے نجات دہندہ کے کسی معجزے کا بیان کر رہا ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ لنگڑے کی اُمید پنپ اُٹھی۔ پولوس نے اُس پر غور سے نظر کی اور دیکھا کہ اُس میں شفا پانے کے لئے ایمان ہے۔ تب پولوس نے بلند آواز سے کہا "اپنے پاؤں کے بل سیدھا کھڑا ہو جا"۔ یہ ہے پولوس کے ایمان اور بھروسہ کا ثبوت۔ اگر اُسے یہ یقین نہ ہوتا کہ خدا اُس کے ایمان کے مطابق کریگا۔ اور اُس کی معرفت معجزہ کر دکھائے گا تو وہ اتنی بلند آواز سے کہ تمام مجمع سُن سکے کبھی نہ پکارتا۔ بلکہ آہستگی سے کہتا کہ صرف چند ہی سُن سکتے۔ لیکن اگر وہ یوں کرتا تو لازماً ناکام ہوتا۔ مگر پولوس نے حکم کو بلند آواز سے کہا۔ اور وہ لنگڑا اُچھل کر چلنے پھرنے لگا۔ وہ لنگڑا کس قدر مسرور ہوا ہوگا۔ لازماً پولوس سولس نے اپنے دستور کے موافق خداوند یسوع کی اس معجزے کے سبب تعریف و توصیف کی ہوگی۔ مگر ہم یاد رکھیں کہ یہاں پر پولوس ایک اور زبان میں تقریر کر رہا تھا اور ممکن ہے کہ لوگ اس کی اچھی طرح سمجھ بھی نہ سکتے ہوں۔ مگر خواہ لوگ اس کی یونانی زبان سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر وہ اس عمل کو ضرور بالضرور سمجھ گئے۔ لہذا اُنہوں نے لکاؤنیہ کی بولی میں بلند آواز سے کہا کہ "آدمیوں کی صورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں"۔ ان لوگوں کو یہ روایت بتائی گئی تھی کہ دیوتا انسانی

جسم لے کر زمین کی سیاحت اور دیکھ بھال کے لئے آیا کرتے ہیں۔ اُنہوں نے سُن رکھا تھا کہ دو تھکے ماندے مسافروں کی صورت میں مشتری اور عطارد زمین پر وارد ہوئے تھے۔ دیہاتیوں نے اُن کو سنگسار کیا۔ مگر ایک مرد اور ایک عورت کے ذریعے سے وہ بچائے گئے۔ اور یہی مرد و زن اُن کو اپنے گھر لے گئے۔ اور جب یہ دونوں دیوتا جانے کو تیار ہوئے تو اُنہوں نے اس گھر کو ایک عجیب و غریب محل کی صورت میں متبدل کر دیا۔ اور اس جوڑے کو اس محل کی دیکھ بھال کرنے والے درختوں کی صورت دے دی۔ تمام دیہاتی ایک طوفان میں ڈوب مرے۔ ممکن ہے کہ اس شہر کے بہت سے لوگ اسی مشتری اور عطارد کے پیروکار ہوں۔ وہ انہی جھوٹے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہوں کیونکہ اسی بیان میں ہم مشتری کے ایک پجاری کا ذکر پڑھتے ہیں جس کا مندر شہر کے تھوڑی ہی دُور باہر تھا۔

اس لنگڑے پر پولوس کی معرفت کئے گئے معجزے کے سبب سے وہ فوراً اُن دو بشروں کی پوجا کرنے لگے۔ "اور زیوس (مشتری) کے اُس مندر کا پجاری بیل اور پھولوں کے ہار پھاٹک پر لا کر لوگوں کے ساتھ قربانی کرنا چاہتا تھا۔" پولوس اور برنباس نے ہجوم کو دیکھا اور اپنی جائے رہائش کے ارد گرد جب اتنا شور و غل سُنا تو اُنہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اور جب اُن کو معلوم ہوا تو وہ اپنے کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کودے۔ یعنی اُنہوں نے اس پرستش کی مخالفت کی۔ اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ بھی انسان ہیں اور اُن کے رُوبرو باطل چیزوں سے کنارہ کشی کی منادی کرتے ہیں (یعنی عہدِ عتیق کی عام دیوتاؤں کی تقریری رسومات جنہیں لسترہ کے عوام منانا چاہتے تھے) کہ تم زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر بنائے ہیں۔ رسولوں نے یہ بھی کہا کہ زندہ خدا نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا کہ وہ جھوٹے دیوتاؤں کی پوجا کریں تاکہ

ہر بار اُن سے مایوسی کے سبب سے اُن کی بطالت ثابت ہو۔ اس لئے نہیں کہ خدا کو لوگوں کی فکر یا پروا نہ تھی کہ اُس نے ان کو دیوتاؤں کی پرستش کرنے دی بلکہ اس لئے کہ وہ اُن کی بہت زیادہ فکر کرتا تھا اور سختی یا زبردستی سے اپنی مرضی کے اُن کو تابع نہ کرنا چاہتا تھا۔ تمام فطرت میں اُس نے نشانات مقرر کئے یعنی اپنی طرف اشارہ کرنے والے تختے لگاتے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ اُس کے بچے اپنی ہی مرضی سے اُن نشانات کی پیروی کرتے ہوئے اُس کی طرف پھریں۔ پولوس اُنکو بتاتا ہے کہ اس میں اُس نے اپنی گواہی رکھی ہے۔ اُس نے مہربانیاں کیں۔ آسمان سے مینہ برسایا اور بڑی پیداوار کے موسم عطا کئے۔ یہ غیر اقوام اُن دیوتاؤں کی پرستش کرتے اور اُن دیوتاؤں کو مانتے تھے جو کسی دُور دراز آسمان پر رہتے اور جو کبھی کبھار زمین پر کوئی چال چلنے یا شعبدہ بازی کرنے آتے۔ اُن کو اُس محبت کے خدا کا کوئی تصور نہ تھا جو اپنے لوگوں کے ساتھ رہتا اور اُن کی تمام ضروریات اور مشکلات میں اُن کا مددگار ہو سکتا تھا۔ رسولوں نے بڑی مشکل سے لوگوں کو اپنے لئے قربانیاں گذراننے سے روکا۔

ہماری زندگیوں کے لئے سبق:- اس سبق میں ہم دیکھتے ہیں کہ کیونکر پولوس اور برنباس پر خوشامد یا خوف اثر انداز نہ ہو سکے۔ وہ رُوح القدس کی معرفت بُلائے گئے تھے۔ اور انطاکیہ کی کلیسیا نے اُنکو اُن لوگوں کے پاس نجات کی خوشخبری کا پیغام پہنچانے کو بھیجا تھا۔ جنہوں نے ابھی تک نہ سُنا تھا۔ اُن کے سامنے بہت دشوار راستہ تھا۔ اپنے ہاتھوں کی محنت سے اُنہوں نے اپنی روٹی کمائی۔ تاکہ جن کے سامنے وہ منادی کرتے ہیں اُن پر مالی بوجھ نہ ڈالیں۔ اُن کو مخالفت اور بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا۔ اُنہوں نے خوشامد کا سامنا کیا یہاں تک کہ لوگ اُن کو دیوتا بنانا چاہتے تھے۔ مگر اُنہوں نے ان سب باتوں کا بڑے صبر اور استقلال

سے مقابلہ کیا تاکہ جس بلاوے کے لیئے وہ مقرر کئے گئے تھے اُس کو انجام دیں
آج اس واقعہ کے ۱۹۰۰ سو برس بعد پاکستان کو بھی ایسے ہی سرگرم اور مخصوص
شدہ مبشّرین کی ضرورت ہے تاکہ اُن سب کو جو اس سرزمین میں گمراہ ہیں مسیح اور اُس
کی نجات تک لاویں۔

تیسرا سبق

مضمون:- یورپ میں کلیسیاء کی ابتدا
خلوتی مطالعہ کے لیئے:- نحمیاہ ۲: ۱-۸
مطالعہ بائیبل:- اعمال ۱۵: ۳۶ سے ۱۶: ۱۵ تک
سبق کا حوالہ:- اعمال ۱۵: ۴۰ سے ۱۶: ۱۵ تک
سنہلی آیت:- اعمال ۱۱/۱۸ "بے شک خدا نے غیر قوموں کو بھی زندگی کے لیئے توبہ کی توفیق دی ہے"
اُستاد کی تیاری کے لیئے:- زمانہ۔ دوسرا مشنری سفر ۵۰ء
جائے وقوع:- لسترہ - ترواس - فلپی۔
لوگ:- پولوس - سیلاس - تیمتھیس - لُدیہ۔
سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:-

I پولوس سیلاس کو چنتا ہے۔ ۱۵/۴۰
سیلاس ایک مشہور یہودی تھا جو یروشلیم کی کلیسیاء کا ممبر تھا۔ اکثر دوسرے یہودیوں کی طرح اُس کے بھی دو نام تھے۔ اُس کا دوسرا نام سلوانس تھا۔ جس کا ذکر I تھسلنیکیوں ۱/۱ اور II تھسلنیکیوں ۱/۱ میں پایا جاتا ہے۔

وہ پولوس کا ساتھی تھا۔ شاید I پطرس ۵/۱۲ میں اسے ہی پطرس کا دوست اور مددگار بتایا گیا ہے۔

II سُوریہ اور کلکیہ سے خشکی کی راہ۔ ۱۵/۴۱
مشنری سُوریہ کے انطاکیہ سے روانہ ہوئے اور شمال اور جنوب کی اطراف میں اُنہوں نے کوئی ۲ سو میل کا سفر کیا۔ اس سفر میں کتنا عرصہ لگا ہوگا؟

III پولوس تیمتھیس کو چنتا ہے۔ ۱۶/۱-۳
مشنری اصحاب مغرب اور شمال میں چلے جاتے ہیں حتّٰی کہ وہ لسترہ میں پہنچ جاتے ہیں جو انطاکیہ سے کوئی تین سو میل کے فاصلے پر ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے سبق میں پولوس کے اس شہر میں پہلے دورے کی نظرِ ثانی کیجئے جس کا ذکر اعمال ۱۴/۸ میں پایا جاتا ہے۔ تیمتھیس تو پہلے ہی شاگرد تھا کیونکہ آج سے تین سال پہلے جب پولوس یہاں پر آیا تھا تو شاید یہ مسیحی ہوا تھا۔ اگر II تیمتھیس ۱/۵ کو دیکھیں تو وہاں تیمتھیس کے خاندان کے چند افراد کا ذکر پائینگے۔ اور یہ اُس دوستی کی ابتدا ہے جو آج سے سولہ برس بعد پولوس کی موت تک جاری رہی۔

IV کلیسیاؤں کو مضبوط کرنا۔ ۱۶/۴،۵
یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پارٹی نے کن کن شہروں کو دیکھا۔ شاید اکونیم اور پسدیہ کا انطاکیہ۔

V آسیہ اور بتونیہ میں انہیں جانے سے منع کیا گیا۔ ۱۶/۶،۷
آسیہ جنوب مغرب میں ایک بڑا رومی صوبہ تھا جس کا دار الخلافہ افسس تھا۔ بتونیہ شمال کی طرف تھا۔ یہ بحیرۂ اسود کے کنارے ایک بڑا صوبہ تھا۔ نہ صرف رُوح القدس منادی کے لیئے دروازے کھولتا ہے۔ بلکہ چنتا بھی ہے۔ جو کام یہ اشخاص انجام دے رہے ہیں وہ کام ہے جس کے لیئے

رُوح القدس نے اُنہیں بُلایا۔ دیکھئے اعمال ۱۳/۲

VI - تروآس میں رویا:۔ ۱۶/۹-۱۰

تروآس کا شہر بحیرہ ایجئین کے کنارے پر واقع ہے اور یہ شہر انطاکیہ سے جہاں سے یہ پارٹی روانہ ہوئی تھی کوئی آٹھ سو میل اور پرے دُور تھی۔ جب مشنریوں کو شمال اور جنوب کو جانے سے منع کیا گیا تو یہ مشنری مغرب کی طرف چل دیئے تروآس میں ان کو ایک صاف و صریح بلاہٹ آتی ہے کہ وہ مغرب کی طرف اور آگے بڑھیں اور یورپ میں داخل ہوں۔ ایک مکدونی آدمی رات کو رویا میں پولوس کو دکھائی دیتا ہے۔

VII - بحری راستے فلپی میں۔ ۱۶/۱۱و۱۲

لمبے خشکی کے راستے کو طے کرنے کے بعد یہ پارٹی جس میں لوقا بھی آملا تھا (دیکھئے دسویں آیت میں لفظ "ہم") یہ سب کے سب فلپی میں جو قریباً ۱۲۵ میل کے فاصلے پر تھا روانہ ہوئے۔

VIII - یورپ میں کلیسیا کا قیام۔ ۱۶/۱۳-۱۵

غور کیجئے کہ یہاں پر کوئی عبادت خانوں کا ذکر نہیں آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلپی میں بہت کم یہودی رہتے تھے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ میں عبادت خانہ کی تعمیر کے لیئے دس یہودی ہونے ضروری تھے۔

سبق کا دیباچہ:۔

پہاڑوں پر کسی بڑے دریا کے منبع تک پہنچنا بڑی دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔ جہاں سے دریا نکلتا ہے وہ جگہ اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ ایک بچّہ بھی بڑی آسانی سے اُسے پھاند سکتا ہے۔ مگر جب دریا اپنی گذرگاہ میں چلا جاتا ہے اور ندیاں جگہ بجگہ آکر اُس سے ملتی ہیں تو یہ چوڑائی میں بڑھتا جاتا

ہے۔ حتّٰی کہ اس کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر جانے کے لیئے بڑے بڑے پُل تعمیر کرنے پڑتے ہیں۔ یورپ کی کلیسیا بھی ایک بڑے دریا کی مانند ہے۔ آج ہم اسے ایک بڑی کلیسیا دیکھتے ہیں جس کے بے شمار ممبر ہیں اور جس میں بہت سے خوبصورت گرجہ گھر اور کیتھیڈرل ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم اس کے منبع پر نگاہ کرتے ہیں تو معلوم کرتے ہیں کہ شروع میں یقیناً یہ بہت ہی چھوٹی تھی۔ آج کے سبق میں ہم یورپ کی کلیسیا کی ابتدا پر نظر کرتے ہیں۔ یعنی ایک چھوٹی سی دعائیہ میٹنگ جہاں پر خدا نے ایک عورت کے دل کو کھولا۔

سبق کی سچائیاں:۔ ہم آج کے سبق کو آسانی سے تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ پولوس دوسرے مددگار چُنتا ہے۔ ۱۵ : ۴۰ - ۱۶ : ۵ آیت تک

۲۔ مکدونی آدمی۔ ۱۶ : ۶ - ۱۰ آیت تک

۳۔ یورپ میں کلیسیا کا قیام۔ ۱۶ : ۱۱ - ۱۵ آیت تک۔

پولوس دوسرے مددگار چُنتا ہے:۔ کیوں پولوس کو نئے مددگار چُننے پڑے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پولوس اور برنباس ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے دیکھئے ۱۵/۳۶-۳۹ جب برنباس نے یوحنا مرقس کو ساتھ لیا اور کپرس کو روانہ ہوا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ پولوس کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیئے کسی اور کو ڈھونڈنا پڑا۔ پولوس نے شاذونادر ہی اپنا کام ساتھیوں کے بغیر انجام دیا ہے۔ لہٰذا اُس نے سیلاس کو چُن لیا جو یروشلیم سے انطاکیہ میں اُس کے ساتھ آیا تھا۔ سیلاس ایک یہودی مسیحی تھا۔ اور ایک مشہور آفاق ہستی تھی۔ پولوس اور سیلاس اُس وقت انطاکیہ سے رخصت ہوئے جبکہ بھائیوں نے

یعنی کلیسیا نے اُن کو خدا کے فضل کے سپرد کیا تھا۔ دیکھئے آیت ۴۰۔ انطاکیہ کی کلیسیا نے ایک بار پھر مبشرین کو انجیل کی منادی کرنے کے لیے بھیجا۔

پولوس اور سیلاس سوریہ اور کلکیہ سے جو دو رومی صوبے تھے خشکی کی راہ روانہ ہوئے۔ پولوس نے اس سے پہلے کلکیہ میں منادی کی تھی۔ دیکھئے گلتیوں ۱:۲۱ یہ سفر پیدل بڑا لمبا اور دشوار گذار تھا۔ نقشہ کی مدد سے اس سفر کا اندازہ کیجئے۔ پولوس کا اپنا شہر ترسس بھی انطاکیہ سے لسترہ کو جانے والی اسی سڑک پر واقع ہے۔ آپ کیا خیال کرتے ہیں کیا وہ منادی کرنے کے لیے یہاں پر ٹھہرا؟ ۱۵:۴۱ میں اس منادی کے دورے کا کیا خاص مقصد دیا گیا ہے۔

سیلاس یروشلیم سے ایک پرانا کلیسیائی ہادی تھا جو بہت سی جگہوں میں پولوس کا ساتھی بنا۔ وہ خوشی اور غمی میں کامیابیوں اور ناکامیوں میں ہمیشہ ساتھی رہے اور جیسے ۱ پطرس ۵:۱۲ میں دیکھتے ہیں وہ پطرس کا بھی دوست معلوم ہوتا ہے۔

لسترہ میں پولوس کو ایک نوجوان شاگرد ملا اور اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہ نوجوان شخص جس کا نام تیمتھیس تھا اس سفر میں اُس کا ساتھی ہو۔ تیمتھیس ایک نیک خاندان سے تھا۔ جس میں پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے مطابق اُس کی عمدگی سے تربیت کی گئی تھی۔ ۲ تیمتھیس ۱:۵ ۳:۱۵ اُس کا باپ یونانی تھا جو اب فوت ہو چکا تھا۔ بہرحال اُسے ساتھ لے جانے سے پیشتر پولوس نے مناسب جانا کہ کیونکہ یہ ایک نیم یہودی خاندان سے ہے۔ لہذا اُس کا ختنہ کر دیا جائے۔ اور اُس نے یہ اُن یہودیوں کی تسلی کے لیے کیا جو یہ اعتراض کرتے تھے کہ پولوس پاک نوشتوں کی نافرمانی کرتا ہے۔ غور کیجئے کہ گلتیوں ۲:۳-۴ میں پولوس نے ططس کے ختنہ کی اجازت نہ دی جو کہ ایک غیر قوم سے تھا۔ یہاں ایک دوستی کی ابتدا ہوئی جو ۱۷ برس بعد پولوس کی شہادت پر ختم ہوئی۔

تیسرا سبق

اپنی موت سے تھوڑا عرصہ پہلے پولوس نے تیمتھیس ہی کو اپنا آخری خط لکھا جو دوسرا تیمتھیس کہلایا۔

پولوس، سیلاس اور تیمتھیس کلیسیاؤں کو مضبوط کرتے اور ان کو یروشلیم کی کلیسیا کے احکام پہنچاتے ہوئے شہر بشہر پھرتے گئے۔

۲۔ مکدونی آدمی:۔ چھٹی اور آٹھویں آیت کے مطالب کو سمجھنے کے لیے نقشہ پر غور کرنا چاہیئے۔ مبشرین کی یہ ٹولی جنوب مغرب کی طرف آسیہ کے صوبے میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔ اور نہ ہی وہ شمال میں بتونیہ میں جا سکتے تھے لہذا مبشرین مغرب کی طرف چلتے چلتے ترواس نامی خلیج کی ایک بندرگاہ ترواس میں آ پہنچے۔ پولوس کو ایک بار پھر ترواس میں آکر وہاں پر سات روز رہنا تھا۔ دیکھئے ۲۰:۶ یہ مسافر اپنے آئندہ کے پروگرام سے متعلق حیران ہونگے اور دعائیں مانگ رہے ہونگے۔ ایک روز رات کے وقت پولوس کو ایک رویا دکھائی دی کہ ایک مکدونی آدمی آیا ہے اور اس کی منت کرتا ہے کہ پار اتر کر مکدونیہ میں جو یورپ میں ہے، آ اور اُن کی مدد کر۔

خدمت کے لیے یہ بلاہٹ روح کی معرفت دو بار حکم امتناعی پانے کے بعد بڑی خوش آئند معلوم ہوئی ہوگی۔ اور ہم اس رویا کی معرفت تسلی پاتے ہیں۔ جب دسویں آیت میں دیکھتے ہیں کہ "ہم نے فوراً مکدونیہ میں جانے کا ارادہ کیا"۔ دوسری رویتوں کو بھی جو پولوس کو حاصل ہوئیں دیکھئے ۱۸:۹، ۱۰ ۔ ۲۲:۱۷، ۱۸ ۔

۳۔ یورپ میں کلیسیاء کا قیام:۔ یہ پارٹی فوراً ترواس سے جہاز پر چڑھ کر مکدونیہ کو جو قریباً ۱۲۵ میل کا سفر تھا روانہ ہوئی۔ غور کیجئے کہ یہاں لفظ "ہم" اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ لوقا جو اعمال کی

کتاب کا مصنف ہے وہ بھی ان کے ساتھ آ ملتا ہے۔ وہ نیاپلس میں جہاز سے اُترے اور خشکی کا تھوڑا سا سفر پیدل کر کے فلپی میں جا پہنچے۔ یہ اُس قسمت کا مشہور شہر تھا۔ اور دُور مکدونیہ میں ایک رومی بستی تھی۔ اس پارٹی نے چند روز وہاں قیام کیا۔ حتیٰ کہ سبت کا دن آ گیا۔ کیونکہ وہاں کوئی عبادت خانہ نہ تھا۔ وہ شہر سے باہر ایک ندی کے کنارے گئے جہاں وہ سمجھے کہ دعا کرنے کی جگہ ہوگی۔ یہاں چند مستورات جمع تھیں۔ سو ان مبشرین نے ان سے کلام کرنا شروع کیا۔ جب پولوس بول رہا تھا تو خداوند خود بھی کارفرما تھا۔ اور اُس نے قرمز بیچنے والی ایک عورت جس کا نام لدیہ تھا۔ دل کھولا۔ اُس نے پولوس کی باتوں پر توجہ کی۔ دیکھئے آیت ۱۴۔ وہ کافی سمجھدار تھی کہ ۸/۳۶ کے حبشی خوجہ کی طرح بپتسمہ کی درخواست کرے۔ ۱۶/۱۵ کو بھی دیکھئے۔ اُس کے تمام گھرانے کو اُس کے ساتھ بپتسمہ دیا گیا۔ اور یوں یورپ میں کلیسیا کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ یہ مسیح کی کلیسیا۔ ایک عجیب حقیقت ہے۔ جونہی لدیہ مسیحی ہو گئی اُس نے مبشرین کو دعوت دی کہ وہ اُس کے ہاں رہیں۔ اس سے پہلے یہ مبشرین اُس شہر میں اجنبی تھے۔ مگر اب وہ خوش و خرم تھے کیونکہ لدیہ کے گھرانے میں مسیح موجود تھا۔

زندگی کے لیے سبق:۔ خدا کی راہنمائی۔ رُوح القدس تمام سچائی میں راہنمائی کرنے (یوحنا ۱۶/۱۳) اور تمام باتوں کی تعلیم دینے کے لیے بخشا گیا تھا۔ رُوح القدس داخلہ ممنوع کرنے اور داخلے کی اجازت دینے کے ذریعے سے راہنمائی کرتا ہے۔ ہدایت کے معاملہ میں ایماندار کو اپنی عقل و سمجھ کو بھی استعمال میں لانا ہوتا ہے۔ مکدونی آدمی نے کہا تھا آ اور ہماری مدد کر مگر رسولوں کو فیصلہ کرنا تھا کہ جب فلپی میں کوئی عبادت خانہ نہیں تو ندی کے کنارے پر جائیں جہاں اُن کی سمجھ کے مطابق دعا کی جگہ تھی۔

چوتھا سبق

مضمون:۔ قیدخانہ میں منادی اور تعریف کے نتائج۔

خلوتی مطالعہ کے لیے:۔ رومیوں ۸/۲۸، ۳۹ ،۲۔ تواریخ ۲۰/۲۱-۲۲

مطالعہ بائبل:۔ اعمال ۱۶: ۱۶-۴۰۔

سبق کا حوالہ:۔ اعمال ۱۶: ۱۶-۳۴۔

تبلیغی آیت:۔ فلپیوں ۴/۴ "خداوند میں ہر وقت خوش رہو۔ پھر کہتا ہوں کہ خوش رہو۔"

اُستاد کی تیاری کے لیے:۔ زمانہ۔ سنہ

جائے وقوع:۔ فلپی۔

لوگ:۔ پولوس۔ سیلاس۔ لوقا۔ غیب دان رُوح والی لونڈی۔ داروغہ جیل۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:۔ I۔ ایک غلام لڑکی کی شفایابی۔ یقیناً اُس لڑکی کا نظارہ بڑا خوفناک ہوگا۔ ایک غریب اور ذلیل غلام لڑکی جس کے عجیب اور غیر موافق فقرات کو اُس کے مالک جوتشیوں کی طرح لوگوں کی قسمت بتانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لوگ اپنی مشکلات کو اُن کے سامنے لاتے اور لڑکی کے مالک لڑکی کی مجنونانہ چیخ و پکار سے اُن کی مشکلات کا حل نکال کر لوگوں کو بتا دیتے۔

II۔ پولوس اور سیلاس کا قید ہونا:۔ جب اس غلام لڑکی کے مالکوں نے دیکھا کہ یہ لڑکی سچ مچ شفا پا چکی ہے اور اب وہ اس کے ذریعے سے روپیہ

نہ کما سکیں گے تو وہ نہایت غضبناک ہوئے۔ اور پولوس اور سیلاس کو پکڑ کر چوک میں لے گئے۔ اور پھر فوجداری کے حاکموں کے سامنے پیش کیا۔ جنہوں نے انہیں بید لگوا کر قید خانے میں ڈال دیا۔

III۔ قید خانے میں دعا کرنا اور خوشی منانا:۔ خیال کیجئے کہ دو بے گھر قیدی اُس غلیظ، تاریک اور قابلِ نفرت گھنونے قید خانے میں کیا محسوس کرتے ہوں گے۔ جب اُنہوں نے پولوس اور سیلاس کو وہاں پر دعا کرتے۔ گاتے اور خدا کی تعریف کرتے سُنا۔ آپ کو یقین ہونا چاہیئے کہ پولوس نے کبھی منادی کرنے یعنی گواہی دینے کے موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

IV۔ رہائی:۔ واقعی وہ بڑا خوفناک زلزلہ ہوگا جس سے تمام قیدخانہ ہل گیا اور تمام دروازے کھُل گئے۔ قیدیوں کی زنجیریں دیواروں میں ٹھونکی ہوئی کیلوں سے بندھی ہوئی تھیں مگر اُس زلزلے کے سبب سے دیواروں میں دراڑ پڑ گئے؟ اُن کے سبب وہ کھونٹیاں نکل گئیں اور یوں وہ تمام قیدی بالکل آزاد ہوئے کہ بچ نکلیں۔

V۔ داروغۂ جیل کی تبدیلی:۔ اُن ایام میں یہ دستور تھا کہ اگر قیدی بھاگ جائیں تو داروغۂ جیل قتل کر دیا جائے۔ اب داروغۂ جیل کی زلزلے۔ چیزوں کے گرنے اور گر کر ٹوٹنے پھوٹنے کی آواز سے اپنی گہری نیند سے جاگ اُٹھا۔ یک دم اُس نے قیدخانہ پر نظر کی اور قیدخانہ کے تمام دروازوں کو کھُلا دیکھ کر اپنے آپ کو قتل کرنے کو تھا کہ پولوس نے اُسے تمام قیدیوں کی موجودگی کا یقین دلایا۔ وہ پولوس اور سیلاس کو باہر لے آیا اور اُن کے سامنے گر کر اُن سے پوچھا کہ نجات پانے کے لئے اُسے کیا کرنا چاہیئے۔

دیباچہ:۔ عظیم اطالوی محب الوطن گیری بالڈی (GARI BALDI)

نے عین اُس وقت جب اُس کا ملک دشمنوں کے چنگل میں پڑنے کو تھا اپنے شہر کے تمام لوگوں کو جمع کیا اور اُن کے سامنے کھڑے ہو کر کہا "میں روم سے باہر جا رہا ہوں۔ میں کوئی تنخواہ۔ کوئی مکانات اور کوئی دیگر اشیاء ضروریات پیش نہیں کرتا ہوں۔ میں بھوک۔ پیاس۔ جبری مارچ۔ جنگ اور موت پیش کرتا ہوں۔ جو کوئی اپنے ملک کو اپنے دل سے پیار کرتا ہے اور صرف زبان ہی سے نہیں وہی میرے پیچھے آئے" اور ہزاروں کی تعداد میں شہری اُس کے پیچھے ہو لئے۔

۲ کرنتھیوں ۱۱: ۲۳-۲۵ پر نظر کیجئے اور دیکھئے کہ پولوس نے مسیح کے لئے کیا کیا برداشت کیا۔ اور پھر اُسی باب کی تیسویں آیت پر غور کیجئے اور اُسے اپنی کمزوریوں پر فخر کرتے ہوئے سُنئے۔ اپنے آج کے سبق میں ہم مشنریوں کو ایک بڑی مشکل جگہ پر پاتے ہیں یعنی اندرونی قید خانہ۔ اُن کی کمریں زخموں سے چھلنی ہوئی تھیں۔ اُن کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے۔ تاہم وہ گاتے اور خدا کی تعریف کرتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُس کی نادیدنی حضوری کا احساس رکھتے ہیں۔

سبق کی سچائیاں:۔ ہمارا آج کا سبق تین حصوں میں منقسم ہو سکتا ہے۔

۱۔ مقاصد۔ پوشیدہ اور ظاہرا۔
۲۔ رات کے وقت گیت (ایوب ۳۵: ۱۰)
۳۔ سب سے بڑا سوال۔

۱۔ مقاصد:۔ ایک دن وہ غریب لڑکی جس میں غیب دان روح تھی اپنے مالکوں کے ساتھ پولوس اور سیلاس سے ملی اور اُس بدروح نے جو اُس لڑکی میں تھی اِن مشنریوں کو پہچان لیا۔ عین اُسی طرح جس طرح جب

یسوع اس دُنیا میں تھا تو بد روحیں اُسے پہچان لیتی تھیں۔ فوراً ہی وہ لڑکی جوش میں آگئی اور اُن کے پیچھے چلّانے لگی کہ "یہ آدمی خدا تعالےٰ کے بندے ہیں یہ ہمیں نجات کی راہ بتا سکتے ہیں۔" اُس کے مالک اُسے جلدی سے دُور لے گئے تا نہ ہو کہ جو کچھ وہ کہہ رہی ہے سچ ہو جائے اور یہ مُنادا اُس پر غالب آجائیں اور اُسے اس جوش سے روک دیں۔ مگر یہ کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ کئی دن تک یہ لڑکی اور اُس کے مالک اِن مُنادوں کو ملتے رہے اور وہ لڑکی اُن کا پیچھا کرتی رہی۔ ایک دن پولُوس کو بڑا رنج ہُوا کہ ایک بد روح گواہی دے رہی ہے۔ لہٰذا اُس نے اُس بد رُوح کو جو اُس لڑکی کے اندر تھی حکم دیا کہ "میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا ہُوں کہ اس میں سے نکل جا۔" اُسی گھڑی وہ پاگل پن اُس کے چہرے سے جاتا رہا اور اُس کی آنکھیں فہم و فراست کے نور سے منوّر ہو گئیں۔

دلچسپی ہی شور و جھگڑے کی اصل بنا یہ تھی کہ وہ لوگ جو اس لڑکی کی کمائی پر گزر اوقات کرتے تھے اُنہوں نے معلوم کیا کہ اُن کی کمائی کا ذریعہ جاتا رہا۔ ایسی شکایت لے کر وہ حاکموں کے پاس نہ جا سکتے تھے۔ کیونکہ ایسی کمائی قانوناً جائز نہ تھی۔ لہٰذا اُنہوں نے حاکموں کے سامنے ایک ایسی وجہ بیان کی جو وہ جانتے تھے کہ ضرور مانی جائیگی "یہ آدمی شہر میں بڑی کھلبلی ڈالتے ہیں اور ایسی رسمیں بتاتے ہیں۔ جن کا قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم رومیوں کو روا نہیں۔"

اِن آدمیوں کو پولُوس اور سیلاس پر الزام لگانے کے لیئے اپنے اصلی مطلب کو چھپانا پڑا۔ اگر اُن کا اصل مطلب ٹھیک ہوتا تو وہ لوگوں کے متعلّق جھوٹ نہ گھڑتے۔ کیا آپ کبھی بیٹھ کر غور کرتے ہیں کہ کیوں آپ بعض کاموں کو کرتے ہیں۔ اگر آپ اصل وجہ کو چھپانے پر تُلے ہوئے ہیں تو آپ کو یقین ہونا چاہیئے کہ آپ درست مقصد کے ماتحت

کام نہیں کر رہے خواہ آپ کا عمل کتنا ہی اعلیٰ ہو۔

۲۔ رات کے وقت گیت: یہ مبشّر جیل خانہ میں تھے۔ زنجیروں سے بندھے ہوئے۔ زخموں سے مجروح اور بھوک سے نڈھال۔ تاہم وہ گا رہے تھے۔ اُن کے گرد و نواح میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ یہی مسیحیت کی بڑی صفت ہے جو پولُوس اور سیلاس میں تھی۔ ہم میں سے بعض کبھی نہیں گاتے اگرچہ ہم آزاد ہیں ہم پر کبھی مار نہیں پڑی۔ ہم کو ہماری روز کی روٹی مل رہی ہے تاہم ہم گاتے نہیں۔ پھر اُنہوں نے کوئی غمناک ماتمی شعر نہیں گائی بلکہ ایک تعریف کا گیت جسے نہ صرف قیدیوں نے سُنا بلکہ خدا نے بھی عالم بالا پر سُنا اور ایک زلزلہ بھیج دیا تاکہ اُن کو آزاد کرے۔ ممکن ہے کہ اگر ہم بھی خدا کی زیادہ تعریف کریں تو بہت سی زنجیریں جو ہمیں جکڑے ہوئے ہیں کھل جائیں۔ پولُوس اور سیلاس کے دلوں میں مسیح یسوع کی جو بڑی محبت جاگزیں تھی اُس نے اُنہیں گیت گانے پر مجبور کیا۔ ہمارے لیئے بھی یہی بات حقیقی ہے۔

ہمیں یقین ہونا چاہیئے کہ ان مبشّروں نے نہ صرف خدا کی تعریف کے گیت گائے۔ بلکہ اُس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھایا۔ جو اُن کو میسّر ہُوا کہ اپنے ساتھی قیدیوں کو اپنے اُس نجات دہندہ کی خبر دیں جو اِس لیئے آیا کہ "قیدیوں کو رہائی دے اور کچلے ہُوؤں کو آزاد کرے۔" (لوقا ۴: ۱۸) اور فوراً ہی اس تعریف اور گواہی کے وقت زلزلہ آگیا۔ ایک زبردست جھٹکا (اعمال ۴: ۳۱ کو دیکھئے جس میں ایک اور زلزلے کا ذکر ہے) عمارتیں ہل گئیں۔ دروازے کھل گئے اور قیدیوں کی زنجیریں کھل گئیں یہاں تک کہ سب کے سب قیدی قیدخانہ سے نکل بھاگنے کے لیئے آزاد تھے۔ بشپ العزیڈلی صاحب نے کہا "ایمانداروں کو اپنے مقدس مذہب کے مآخذ کا پتہ نہیں اور نہ ہی وہ بہت سے بیش بہا وعدوں کا مطلب سمجھتے ہیں۔"

نہ ہی وہ خدا کی زبردست قدرت سے آگاہ ہیں۔ نہ ہی وہ مسیح کی محبت اور قابلیت سے واقف ہیں۔ جب تک کہ وہ تاریکی کی جگہ اور گہرائیوں میں نہیں لائے جاتے جب مصیبت نمودار ہوتی ہے تبھی مسیح کا اطمینان اور تسلی آ موجود ہوتی ہے۔"

۳۔ سب سے بڑا سوال ہے۔ داروغہ نیند سے بیدار ہوا اور تمام دروازے کھلے دیکھ کر اُس نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور اپنے آپ کو قتل کرنے کو تھا بدیں خیال کہ اُس کے تمام قیدی بھاگ گئے۔ (دیکھئے اعمال ۱۶/۲۷ ؛ ۲۸) بڑا شور و غل مچا ہوگا۔ جس سے پولوس کی توجہ اُس طرف راغب ہوگئی۔ اور اُس نے دیکھا کہ داروغہ کیا کرنے کو ہے تو اُس نے بلند آواز سے پکار کر اُس کو کہا۔ "اپنے تئیں نقصان نہ پہنچا کیونکہ ہم سب موجود ہیں۔" شاید داروغہ کو ان دو مبشرین کی معرفت اس بدروح والی لڑکی کی صحت یابی کا علم تھا۔ کیونکہ اُس نے فوراً ہی زلزلے کو شفا یابی کے معجزے سے وابستہ کر دیا۔ اُن کا خدا جو اس قدر قادر تھا اُن کو قیدخانہ سے رہائی دے رہا تھا۔ وہ اُن کے رُوبرو گر پڑا اور سب سے بڑا سوال اُن سے پوچھا "کہ اَے صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟" وہ کس چیز سے نجات پانا چاہتا تھا؟ اُس کے قیدی سب وہیں موجود تھے۔ لہٰذا اُس کی جان بچی ہوئی تھی۔ شاید وہ اپنے ذاتی گناہوں کا قائل ہوگیا تھا۔ داروغہ نے ایک سوال پوچھا جو کہ ہر ایک کو پوچھنا چاہیئے۔ اور پولوس نے اس کا بہترین جواب دیا۔ "خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو بچ جائیگا۔" یہی جواب مسیحیت کا روح رواں ہے۔ ہمیں اپنی ابدی خوشی اور پناہ کے لیئے صرف یہی جاننا کافی ہے۔ (اعمال ۲/۳۸ میں پطرس کا جواب بھی دیکھئے) ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ خداوند یسوع پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں۔ صرف ان باتوں کو قبول کرنا جو مسیح اپنے بارے میں کہتا ہے اور جو وہ کرنے کو کہتا ہے وہ کرنا۔

وہ تمام لوگ جو یہ کرتے ہیں اپنے گناہوں سے خلاصی پائینگے۔ "جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔" (یوحنا ۵/۲۴) یہ آدھی رات کے تھوڑا ہی بعد کا ذکر ہے۔ یہ بڑا مصیبت کا وقت تھا۔ مگر پولوس کو اس بات کا علم تھا کہ "اب قبولیت کا وقت ہے۔" ابدی نجات کے سوا اور کوئی چیز کسی بھی وقت ضروری نہیں ہے۔

پھر ہم پڑھتے ہیں کہ داروغہ پولوس اور سیلاس کو لے گیا اور اُس نے اُن کے زخم دھوئے۔ وہ اپنے رِستے ہوئے زخموں سمیت اندرونی قیدخانہ میں پھینک دیئے گئے تھے جہاں وہ ان زخموں کے لیئے کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ اور فوراً ہی داروغہ اور اُسکے تمام گھرانے کو بپتسمہ دیا گیا۔ اُس نے بپتسمہ کے کام کو کسی بہتر وقت پر ملتوی نہیں کیا بلکہ اُس نے فوراً ہی اُس کے لیئے التجا کی۔ تب وہ اُن کو اپنے گھر لے گیا اور اُنہیں کھانا کھلایا اور ایمان لا کر اپنے خاندان سمیت بڑی خوشی منائی۔ مسیحیت سے باہر کوئی حقیقی خوشی نہیں ہے۔ فلپی میں پولوس کے دُکھوں کے باوجود جب اُس نے وہاں کے مسیحیوں کو لکھا تو اُس نے ایک مسرت بھرا خط اُن کو لکھا۔ دیکھئے فلپیوں ۱/۴، ۱۸، ۲۵ ؛ ۲/۲، ۱۷، ۱۸، ۲۸، ۲۹ ؛ ۳/۱ ؛ ۴/۴، ۱۰، ۱۱۔

کیا جماعت میں کوئی ایسے افراد ہیں جو سچ سچ اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہتے اور خداوند یسوع پر ایمان لانا چاہتے ہیں؟ ہم سب نے وہ کام کئے ہیں جو ایک قدوس خدا کبھی منظور نہ کریگا۔ جو کچھ ہم سب نے کیا ہے اُس کے باعث ہم اپنے باطن میں برائی کے قائل ہیں۔ ہم ہیں جنہیں نجات کی ضرورت ہے۔ آؤ اسے عرض التواء میں نہ ڈالیں۔ بلکہ ابھی اپنا اقرار کریں تو ہم بچ جائینگے۔

زندگی کے لیئے سبق ہے۔ کیا ہوئے وہ مسرور مسیحی۔ وہ راتوں کو گانیوالے کہاں گئے؟ آؤ جانیں کہ صرف خدا کی تعریف اور شکرگزاری ہمکو دشمن سے بچائے گی۔

دیکھئے ۲ تواریخ ۲۰: ۲۱، ۲۲۔
کیا آپ نے اپنے لیئے سب سے بڑے سوال کا جواب ڈھونڈ نکالا ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ اپنے گناہوں سے مخلصی پا چکے ہیں؟ اگر واقعی آپ پا چکے ہیں تو آپ بے گمان ایک مسرور مسیحی ہونگے۔ لیکن اگر آپ نے ابھی تک مخلصی نہیں پائی تو اب وقت ہے کہ مسیح پر ایمان لایئے اور اُسے قبول کیجئے۔

پانچواں سبق

مضمون:۔ بے ایمانوں کے سامنے گواہی۔
خلوتی مطالعہ کے لیئے:۔ یسعیاہ ۴۰: ۱۸-۲۶ تک۔
مطالعہ بائیبل:۔ اعمال ۱۷: ۱۶-۳۴-
سبق کا حوالہ:۔ اعمال ۱۷: ۲۲-۳۴-
تسلی آیت:۔ اعمال ۱۷: ۲۸ "کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں"
اُستاد کی تیاری کے لیئے:۔ زمانہ۔ دوسرا مشنری سفر سنہ ۵۰ عیسوی۔
جائے وقوع:۔ اتھینے۔
لوگ:۔ پولوس، دیونیسیُس، دمرس۔
سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:۔ ۱- بائیسویں اور تیئسویں آیات، وعظ کا دیباچہ۔
دیکھئے یونانی فلسفہ کا گھر اور یونانی عبادت کا مرکز خیال کیا گیا ہے کہ ملک

یونان میں انسان کی نسبت خدا (دیوتا) کو ڈھونڈنا آسان تھا۔ اُس کی سڑکیں اسکے باغیچے۔ اُسکے چوک سب بُتوں سے معمور تھے۔ لوگ ہر چیز کی پرستش کر رہے تھے اور یوں کسی چیز کی بھی عبادت نہ کر رہے تھے۔ پولوس ایک ایسی قربان گاہ دیکھتا ہے۔ جس پر لکھا تھا "نامعلوم خدا کے لیئے" اور اسی کو اپنے وعظ کے دیباچہ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

۲۔ زندہ خدا کا تمام چیزوں سے رابطہ:۔ اعمال ۱۷: ۲۴-۲۹ میں مستعمل کے الفاظ کو یاد کیجئے۔ خدا تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ دیکھئے عبرانیوں ۱: ۲ اور آسمان اور زمین کا خداوند ہے۔ وہ ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ وہ رُوح ہے۔ اُس کی عبادت رُوح اور سچائی ہی سے ہو سکتی ہے۔ اور ہونی چاہیئے۔

۳۔ زندہ خدا کا آدمیوں سے رابطہ یا تعلّق:۔ "اُس نے ایک ہی خون سے آدمیوں کی تمام قومیں بنائیں" یہ تعلیم اُن اتھینی لوگوں کے لیئے ایک سخت تعلیم تھی کیونکہ یونانیوں کے سوا دوسرے تمام لوگوں کو وہ اجنبی سمجھتے تھے۔ ضروری نہیں کہ انسانی ہاتھوں سے خدا کی خدمت کی جائے۔ کیونکہ "وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں۔ کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ ہم اُسی کی نسل ہیں۔ اس لیئے ہم کو یہ خیال کرنا مناسب نہیں کہ ذاتِ الٰہی اُس سونے یا روپے یا پتھر کی مانند ہے" خدا کسی مادی چیز کی مانند نہیں ہو سکتا۔

۴۔ زندہ خدا کے اخلاقی مطالبات۔ آیات ۳۰ و ۳۱:۔ "جہالت کے وقتوں سے خدا نے چشم پوشی کی مگر اب وہ سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں" عدالت قریب ہے۔ اور یہ مسیح کے ذریعہ سے ہوگی۔ جسے خدا نے اس کام کے لیئے مخصوص کیا ہے۔ اور جسے مُردوں میں سے جلایا ہے۔

لہٰذا یہ توبہ کے لیئے صریح بلاہٹ ہے۔

۵۔ وعظ کے نتائج ۔ آیات ۳۲ تا ۳۴ :۔ بعض ٹھٹھا مارنے لگے۔ جیسے کہ انجیل کے دشمن اکثر کیا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا "ہم یہ بات پھر کبھی سُنیں گے" مگر اُنھوں نے نہ سُنی۔ (مسیح کے متعلق اپنے فیصلے کو کبھی ملتوی نہ کیجیئے)۔ ان لوگوں نے پھر کبھی نہ سُنا۔ بعضوں نے یقین کیا۔ جن میں دیونسیُس ایک اریوپگس کا حاکم اور دَمرِس نام ایک عورت تھی اور چند اور اشخاص بھی تھے۔

سبق کا دیباچہ :۔ یہ سبق سکھانا کوئی آسان کام نہیں اور خصوصاً بچوں کو کیونکہ یہ سراسر ایک وعظ ہے اور اس میں کوئی کہانی بیان نہیں ہوئی۔ یہاں ہم ایک مظلوم شخص کو ایک اجنبی شہر میں اپنے دوستوں تمتھیُس اور سیلاس کا منتظر دیکھتے ہیں۔ ایک مکدُونی آدمی نے پولوس کو بلایا تھا کہ وہ آکر اُس کی مدد کرے۔ اور پولوس نے اُسی بلاہٹ کا جواب ٹھیک ٹھیک دیا۔ گزشتہ سبق میں فلپّی میں اُس کی مار پیٹ اور قید ہونے کے احوال پر غور کیجیئے۔ تھسلنیکے میں اُس کی مصیبتوں کا ذکر پڑھیئے (اعمال ۱۷: ۵-۹) اور بیریہ میں (اعمال ۱۷: ۱۳-۱۴) اب پولوس اتھینے میں تن تنہا ہے۔ یہ شہر نہایت خوبصورت ہے۔ عجیب و غریب عمارتوں اور دلچسپ لوگوں سے معمور۔ آپ کے خیال میں پولوس کیا محسوس کرتا ہوگا؟ کیا وہ ظلم و تشدد کے سبب سے مایوس ہو گیا؟ کیا اُس نے شکایت کی کہ خدا اُس سے دُور نظر آتا ہے؟ کیا اس بتوں سے معمور شہر نے اُسے یہ احساس دلایا کہ زندہ خدا کی منادی کا کام کامیاب نہیں ہو سکتا؟ اس وعظ میں جو تعلیم پولوس پیش کرتا ہے اُس سے پولوس کے زبردست ایمان کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

سبق کی سچائیاں :۔ I۔ وعظ ۔ ۲۲ تا ۳۱ آیت

۱۔ متن یا خلاصہ ۔ ۲۲ - ۲۳
۲۔ تشریح ۔ ۲۴ - ۲۹
۳۔ تعلق ۔ ۳۰ - ۳۱
II۔ وعظ کا اثر ۔ ۳۲ تا ۳۴

۱۔ خلاصۂ مضمون :۔ بیریہ میں یہودیوں سے بھاگ کر پولوس کو پناہ لینی پڑی۔ اس بار وہ ایک لمبا سفر اور سمندر کا فاصلہ اپنے اور اپنے دشمنوں کے درمیان ٹھیراتا ہے۔ اتھینے قریباً تین سو میل دُور تھا۔ اور یہاں پولوس ایک بُت پرست شہر میں اکیلا اپنے دوستوں سیلاس اور تمتھیُس کا انتظار کرتا ہے۔ یہاں بھی پولوس اپنے دوستوں کی انتظاری میں نکمّا نہیں بیٹھتا۔ وہ شہر کی بُت پرستی پر نظر کرتا ہے۔ وہ روز مرّہ یہودیوں کے عبادت خانے میں اور چوک میں لوگوں سے کلام کرنا شروع کرتا ہے۔ تب چند فلاسفروں سے اُس کا مقابلہ پڑتا ہے۔ اور حسد اور شوق سے اُنھوں نے پولوس کو تقریر کرنے کے لیئے کہا۔ لوقا اکیسویں آیت میں فلاسفروں کی ایک صریح تصویر پیش کرتا ہے۔ اتھینی لوگ پولوس کو کوہ مریخ یعنی اریوپگس پر لے گئے تاکہ وہ اپنے "نئے دیوتاؤں" کا تذکرہ کرے۔

پولوس اپنے متن کے لیئے ایک ہی فقرہ چُنتا ہے یعنی "نامعلوم خدا کے لیئے" وہ بڑی خوش اخلاقی سے اپنے وعظ کو شروع کرتا ہے۔ وہ یونانیوں کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہے کہ وہ بہت "مذہب پرست" ہیں یعنی وہ دوسرے لوگوں کی نسبت دیوتاؤں کے زیادہ ماننے والے ہیں۔ اُن کے شہر میں تین ہزار سے زائد بُت نصب تھے۔ جو دیویوں اور دیوتاؤں کو ظاہر کرتے تھے۔ اور جن جن لوگوں پر کوئی مہربانیاں ہوئی تھیں اُنھوں نے اُن دیوتاؤں کے لیئے قربانگاہیں تعمیر کر رکھی تھیں۔ کیونکہ اُن کو معلوم تھا کہ کونسے دیوتا نے اُن پر یہ مہربانی کی تھی۔

اتھینیوں کو ابھی تک یہ خوف تھا کہ شاید کوئی ایسا دیوتا بھی ہو جس کی بابت اُنہوں نے ابھی تک نہیں سُنا۔ سو ہم کو اُس کی عبادت بھی لازم ہے۔ اسی لیے اُنہوں نے نامعلوم خدا کے لیے بھی قربانگاہیں تعمیر کر رکھی تھیں اور پولوس کی تقریر کا ابتدائی مقام یہی تھا۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اپنی تمام دانائی اور "مذہب پرستی" کے باوجود وہ حقیقی خدا سے ناواقف ہیں۔ اور اسی خدا کا پولوس اُن کے رُوبرو بیان کرتا ہے "جس کو تم بغیر معلوم کیے پوجتے ہو۔ مَیں تم کو اُس کی خبر دیتا ہوں۔" اتھینی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر پولوس یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ وہ یسوع مسیح اور اُس کے جی اُٹھنے کے بارے میں جانتا ہے سب بیان کر دے۔ اُس نے نامعلوم خدا کی قربانگاہ کا حوالہ دے کر شروع کیا اور بعد ازاں اُن سچائیوں کا حوالہ دیا جن سے وہ اپنے مصنفوں کی تحریروں کی معرفت واقف تھے "جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی بعضوں نے کہا ہے" اُس نے اُس تھوڑی سی سچائی کو جو وہ جانتے تھے لیا۔ یعنی کہ ایک نامعلوم خدا ہے اور اسی کے ذریعے سے اُس خیال تک اُن کی ہدایت کی جو وہ اُن تک پہنچانا چاہتا تھا۔

۲۔ تشریح :۔ پولوس کی تقریر کا مقصد یہ تھا کہ وہ اُن کو ایک حقیقی زندہ خدا، تمام بنی نوع انسان کے باپ اور خالق اور مسیح یسوع پر جو منجی اور منصف ہے ایمان لانے کی ترغیب دے۔ پولوس اتھینیوں پر ظاہر کرتا ہے کہ سچے اور زندہ خدا میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ یہاں پر بے خدا اتھینیوں کے رُوبرو خدا کی ماہیت اور ہستی کو ثابت کرنے کے لیے پولوس نے کچھ دیر توقف نہیں کیا۔ کیونکہ کتاب مُقدس کہیں بھی خدا کی ہستی کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ کیونکہ یہ مانا گیا ہے کہ خدا ہے۔ کتاب مُقدس کی پہلی ہی آیت کو لے لیجیے۔ لہٰذا پولوس اپنے وعظ کو اس بات سے شروع کرتا ہے کہ خدا نے سب کچھ پیدا

کیا۔ اور پھر وہ اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ خدا کسی قسم کے مذہبی مقام میں مُقید نہیں اور نہ ہی وہ آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت حاصل کرتا ہے۔ وہ فعل مختار ہے۔ نہ صرف خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے بلکہ اُس نے اُنہیں ایک ہی اصل سے خلق کیا ہے۔ (آیت ۲۶) کیونکہ خدا ایک ہی ہے۔ سب خدا کی نسل ہیں۔ اور خدا کے بغیر ہم جی نہیں سکتے اور نہ ہی چل پھر سکتے ہیں۔ یعنی موجود نہیں رہ سکتے۔ اگر ہم خدا کی نسل ہیں تو ہم کو یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ خدا ایک گونگا۔ مُردہ۔ بے جان بُت ہے۔

اطلاق :۔ پولوس لوگوں کو بتاتا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں خدا نے اپنی بابت جہالت سے چشم پوشی اختیار کی مگر اب وہ عالمگیر توبہ کا حکم دیتا ہے۔ لازم ہے کہ بُت پرستی ترک کر دی جائے۔ اور اس کی وجہ روزِ عدالت ہے۔ عادل منصف مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اب توبہ التوا میں نہیں ڈالی جا سکتی۔ وہ اپنے متن کا اطلاق اپنے سُننے والوں پر کرتا ہے کہ زندہ اور حقیقی خدا اب اپنی نسبت جہالت سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہ کریگا۔ بلکہ یہ توقع کرتا ہے کہ سب گناہ سے توبہ کریں۔ مسیح کی نجات بخش دولت کا علم حاصل کریں۔

II - وعظ کا اثر :۔ اتھینے میں اثر بہت کم ہوا۔ اُس وقت صرف ایک حاکم ایمان لایا (ایک شخص بنام دیونیسیئس جو اتھینے کی چیف کونسل کا ممبر سمجھے جانے کا اہل تھا) اور ایک عورت جس کا نام دمرِس تھا اُس نے سچائی کو قبول کیا۔ اس طرح اتھینے میں اور بہت شہروں کی طرح مسیح یسوع کی منادی اپنے اطمینان اور فضل کے پیغام اور آنے والی عدالت کی آگاہیوں سمیت ایک تمسخر کے ذریعے اختتام کو پہنچی۔

زندگی کے لیئے سبق :- انسانی ہاتھوں سے خدا کی خدمت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ بہت سے مسیحی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ کلیسیا میں اُن کی حاضری۔ اُن کی دعائیں اور اُن کی حمد و تعریف سے خدا کی خدمت ہوتی ہے۔ اُسے ان اشیاء کی ضرورت نہیں۔ مگر اُن لوگوں کو اس کی ضرورت ہے۔

کیا آپ پر یہ حقیقت روشن ہو چکی ہے کہ خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ کہ وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں؟ کیا آپ کو اُس کی حضوری کا احساس ہے؟ کیا آپ کا ایمان اُسے حقیقی، اور آپ کی روزمرّہ کی زندگی میں اُسے حاضر و ناظر ہستی بناتا ہے؟

آج بھی لاکھوں لوگ ہیں جو کہ اندھوں کی طرح خدا کی تلاش میں مصروف ہیں۔ مگر اب تک وہ اُن کے لیئے ایک "نامعلوم خدا" ہے۔ کیا آپ ہر اُس ذریعے سے جو آپ کے مقدور میں ہے کلام سے یا کام سے اُس کو ظاہر کرنے میں کوشاں ہیں؟

چھٹا سبق

مضمون :- کرنتھس میں کلیسیاء کا شروع۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے :- I کرنتھیوں ۳ : ۱ - ۱۴ (پہلا اور دوسرا کرنتھیوں کا خط مطالعہ کے لیئے مفید ہوگا)

مطالعۂ بائبل :- اعمال ۱۸ : ۱ - ۲۳ تک

سبق کا حوالہ :- اعمال ۱۸ : ۱ - ۱۱ تک

سنہلی آیت :- I کرنتھیوں ۲/۲ "کیونکہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوعؔ مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا کچھ نہ جانوں گا۔

اُستاد کی تیاری کے لیئے :- زمانہ : سنہ ۵۱ء یا سنہ ۵۲ء

جائے وقوع :- کرنتھس۔

لوگ :- پولوس۔ اکولہ۔ اُس کی بیوی پرسکلہ۔ سیلاس۔ تیمتھیس یوستُس۔ کرسپس۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات :-

I پولوس اپنے ہاتھوں سے کام کرتا ہے اور منادی کرتا ہے :-

پولوس نے تھسلنیکے میں اپنے خیمہ دوزی کے ہنر سے اپنی امداد کی۔ (I تھسلنیکیوں ۹/۲) اور بعد ازاں افسس میں بھی اُسے یہی کرنا پڑا (اعمال ۳۴/۲۰) کیسی عمدہ بات تھی کہ پولوس کے ہاتھ میں ایک ہنر تھا۔ عام طور پر وہ ایک ایسا مسافر۔ اُستاد اور عالم تھا۔ جس کے دوست اور اُن کے خاندانوں کے افراد اُس کی امداد کرتے تھے۔ مگر وہ خود بھی اپنے ہاتھوں سے کام کرنے میں

شرم محسوس نہ کرتا تھا۔ باغِ عدن میں حکم عدولی کے گناہ کے بعد خدا نے آدم اور حوّا
کو کہا تھا "تو اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا"۔ وہ لوگ جو آج اپنے آپ کو اُس
شریعت سے الگ تھلگ کرتے اور اپنی زندگی کو کاہلیت میں گذارنا چاہتے ہیں
رُوحانی طور پر برباد ہوچکے ہیں۔ کیونکہ اس کاہلیت کے زمانے میں بُرے خیالات
مایوسی۔ نفسانی خواہشات اور ہر قسم کا گناہ اُنہیں آدبوچتا ہے۔ پولوس نے
عاقلانہ یہودی اصول کے مطابق اپنے بچپن ہی میں ایک ہُنر سیکھ لیا تھا۔ اور وہ ہُنر
بکری کے بالوں کے کپڑوں سے خیمہ دوزی کا تھا۔ اکثر لوگ اس ہُنر کو بُرا سمجھتے
تھے۔ اور جو لوگ یہ کام کرتے تھے اُن کی اُجرت بھی بڑی کم ہُوا کرتی تھی۔ پھر
بھی جب پولوس تنہا ہوتا اور اُسے روپے پیسے کی ضرورت لاحق ہوتی تو وہ اِس
بڑے اور بدکار شہر میں گلیوں میں بھیک نہ مانگتا اور نہ ہی اپنے نئے دوستوں
پر بوجھ ہوتا تھا۔ بلکہ اس ہُنر کے ذریعے سے اپنی ضروریات کے لیئے محنت کرکے
کمالیتا۔ وہ ہفتہ بھر اپنے ہاتھوں سے محنت کرتا اور سبت کے دن عبادت
خانے میں جاکر تعلیم دیتا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اپنے کام کے دوران میں بھی مسیح اور
اُس کی نجات بخش قوت کی گواہی دیا کرتا تھا۔ اور سبت کے دن وہ بحث
کیا کرتا تھا۔ یعنی وہ مسیح اور اُس کے دعاوی کے بارے میں بحث مباحثہ کیا
کرتا تھا۔ اور چوتھی آئیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کی گواہی میں وہ اس
قدر تاک تھا کہ وہ یہودیوں اور یونانیوں سبھی کو قایل کردیتا تھا۔

II۔ مخالفت اور استقلال :- اس میں شک نہیں کہ جب
پولوس کرنتھس میں تنہا آیا۔ اور کوئی روپیہ پیسہ اُس کے پاس نہ تھا
تو اُس کو پہلی فکر یہی تھی کہ اپنی جسمانی ضروریات کو کیونکر بہم پہنچائے۔ لہذا
دلیرانہ طور پر بذاتِ خود اِس فکر کو دُور کرنے کے بعد اُس نے بڑے

جوش و خروش سے اپنی کرنتھس میں آمد کے اصل مدعا کی طرف دھیان
دیا۔ یعنی مسیح کی منادی کرنا شروع کردی۔ سیلاس اور تیمتھیس مکدونیہ
میں پیچھے رہ گئے تھے۔ (اعمال ۱۸:۵) تاکہ اُس کلیسیا کو مضبوط کریں۔
پولوس نے اُن کو پیغام بھیجا کہ وہ کرنتھس میں آئیں۔ مگر اُن کے پہنچنے
تک پولوس پورے طور پر اِس پیغام کی منادی میں منہمک ہوچکا تھا اور
بڑی سرگرمی سے یہودیوں کے سامنے یہ گواہی دے رہا تھا کہ یسوع ہی مسیح ہے

جیسے اکثر ہُوا ہے پولوس رسول کے زیادہ جوش و خروش نے اُس
کے مخالفین میں بھی زیادہ سرگرمی پیدا کردی۔ اُن کی باتیں کفر تھیں کیونکہ
نہ صرف وہ پولوس کے خلاف تھیں بلکہ مسیح کے خلاف کہی جارہی تھیں تب
جیسے کہ وہ کافروں کو اپنی جھولی سے باہر پھینک رہا ہو۔ اُس نے اُٹھ کر اپنے
کپڑوں کو جھاڑا اور کہا "تمہارا خون تمہاری ہی گردن پر۔ میں پاک ہوں۔
اب میں غیر قوموں کے پاس جاؤنگا" یوں سمجھئے کہ پولوس نے کہا "تمہیں موقع
دیا گیا کہ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرکے بچ جاؤ مگر بجائے اس کے تم نے
اِسے کفر ٹھہرایا۔ اپنی روحانی موت کے ذمہ دار تم خود ہی ہو۔ میں اِس ذمہ داری
سے سبکدوش ہُوا۔ اگر یہودی جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں، سننے سے انکار
کریں تو میں غیر قوموں کے سامنے مسیح کی منادی کرونگا" غیر قوموں میں پولوس
کا منادی کا یہ فیصلہ صرف کرنتھس شہر کے لیئے تھا۔ کیونکہ دوسری جگہوں
میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس اپنے دستور العمل کے مطابق عبادت خانوں
ہی سے اپنے کام کو شروع کرتا ہے۔

پولوس نے پھر عبادت خانے کو چھوڑ کر ططیس یوستس نامی ایک
شخص کے گھر کام شروع کردیا۔ اور وہاں پر غیر قوموں کے لیئے ایک تعلیمی

درسگاہ کھول دی۔ جب وہ وہاں پر تعلیم دینے اور گواہی دینے میں مشغول تھا تو عبادت خانے کا سردار اور اُس کا تمام گھرانہ خداوند پر ایمان لے آیا اور بہت سے کرنتھیوں نے بھی جب پولوس کی باتوں کو سُنا تو وہ مسیح پر ایمان لے آئے اور اُن کو بپتسمہ دیا گیا۔

III۔ رویا یا خواب :۔ پولوس کو ہمت افزائی کی ضرورت تھی۔ وہ کرنتھی لوگوں کی بُرائی سے مایوس ہو چکا تھا۔ گو نئے نو مریدوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ یہودیوں کی مخالفت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ لسترہ اور فلپی میں جسمانی تکلیفات کو یاد کر کے وہ یہاں پر بھی جسمانی اذیتوں سے خائف تھا۔

پولوس ایک ایسا شخص تھا جسے کئی بار رویا نصیب ہوئی تھی۔ اُس نے دمشق کی راہ پر خداوند کو دیکھا تھا۔ اُس نے رویا میں دیکھا تھا کہ حننیاہ آ رہا ہے اور اُسے دوبارہ بینائی مل رہی ہے۔ اُس نے رویا میں دیکھا تھا کہ ایک مکدونی آدمی اُسے بُلا رہا ہے۔ اور اب پھر اُس نے خداوند کو دیکھا تھا۔ جو اُس کی تسلی اور ہمت افزائی کو آیا تھا۔ اِس موقعہ پر پولوس چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا اور اسی کشمکش میں تھا کہ آیا وہ کرنتھس میں اپنے کام کو جاری رکھے یا چھوڑ دے۔ اگر کرے تو کس طرح اور پھر اُس کا فائدہ کیا ہو گا۔ بعد ازاں جب پولوس نے کرنتھی کلیسیا کو خط لکھا تو وہ اُن کے سامنے یہ تسلیم کرتا ہے کہ "میں کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں تمہارے پاس رہا" (I کرنتھیوں ۲/۳)

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ کرنتھس اُس صوبہ کا دار الخلافہ تھا۔ بڑا متمول خوشحال اور علم پرور شہر تھا۔ مگر اُس کی اخلاقی بدی اور گراوٹ تمام رومی دُنیا میں ضرب المثل تھی۔ اور غیر اقوام بھی اس سے اِس لیئے متنفر تھے۔ یہ

بُرائی اور رسوائی میں زبان زدِ عوام تھا۔ بدکاری اور کدورت کے ایسے ہی مرکز میں پولوس منادی کرنے کے لیئے گیا۔ اور سیلاس اور تیمتھیس کے تھسلنیکے سے آ کر پہنچنے تک وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے اپنی روٹی کماتا رہا۔ اور اِس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں کہ وہاں پر پولوس مایوس ہو گیا۔ لیکن جیسے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب بندگانِ خدا صبر اور استقلال سے کام نہیں کرتے ہیں تو مسیح خود آ موجود ہوتا ہے کہ انجیل جلیل کی منادی کے لیئے اپنی لگاہٹ کی تجدید کرے۔ مسیح اُس کو بتاتا ہے کہ وہ یہودیوں سے نہ ڈرے۔ پولوس کو ڈرتے ہوئے احتیاط سے کلام نہیں کرنا ہے۔ بلکہ نڈر ہو کر دلیری سے کلام کرنا ہے اور تمام روحانی آزادی کو صرف کرنا ہے۔ پھر مسیح پولوس کو اپنی موجودگی کا یقین دلاتا ہے (متی ۲۸/۱۹،۲۰ کو بھی دیکھئے) وہ جن کے ساتھ مسیح ہے اُنہیں کسی قسم کا ڈر اور خوف نہ ہونا چاہیئے۔ پھر مسیح پولوس سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اُسے بچائیگا۔ وہ یہ نہیں وعدہ کرتا کہ پولوس کی مخالفت نہ ہو گی بلکہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ کوئی اُس سے بدی نہ کرنے پائے گا۔ مسیح نے پولوس کو کامیابی کا یقین دلایا "اس شہر میں میرے بہت لوگ ہیں"۔ اگرچہ لوگ خود ابھی خداوند کو نہیں جانتے کیونکہ اُنہیں پولوس کی منادی کے سبب اُسے جاننا ہے تاہم کرنتھس کے بدکار شہر میں مسیح کے "بہت لوگ" تھے۔

اِس ہمت افزائی کے سبب سے جو اِس رویا کے وسیلے پولوس کو حاصل ہوئی وہ کرنتھس میں ۱½ برس تک رہا۔ اور کرنتھی لوگوں میں منادی اور تعلیم و تدریس کرتا رہا اور لوگوں کو یسوع مسیح کے لیئے جیتتا رہا۔

دیباچہ :۔ کیا آپ نے یہ محسوس کیا ہے کہ مسیح کے انکار کی لاتعداد آزمائشوں کے پیشِ نظر پاکستان جیسے ملک میں ایسی مسیحی زندگی

گذارنا جو مسیح کو منظورِ نظر ہو آپ کے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ یہاں آپ کو
اُن تمام مشکلات سے رُوبراہ ہونا پڑتا ہے جو ایک حقیر و ناچیز اقلیتی جماعت
کو درپیش ہیں؟ کیا آپ نے کبھی اپنے دل میں یہ محسوس کیا ہے کہ پاکستان میں
زندگی گزارنے کا واحد حل یہی ہے کہ اپنی مسیحیت کے بارے میں اتنے خاموش
رہو کہ کسی کو تمہاری مسیحیت کا علم ہی نہ ہو؟ کیا غیر مسیحی اصحاب کی طعن و تشنیع
کے سبب آپ کبھی مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے سے انکار کی آزمائش میں
پڑے ہیں؟

سبق کی سچائیاں:۔

I ناخوش گوار حالات میں مسیحیت:۔ اس سبق سے ہم سیکھتے
ہیں کہ بچنے والوں اور مسیح کی کلیسیا کے قیام کے لیئے کوئی جگہ اتنی دشوار
اور بری نہیں۔ اگر کرنتھس کے برے ماحول میں خداوند کے "بہت لوگ"
تھے اور اُس نے اُن کے لیئے مسیح کو جاننے کی راہ نکالی تو یقیناً وہ ہمیشہ
ہی اپنوں کو ڈھونڈ نکالے گا۔ اور اُن کی حفاظت کرے گا۔ جتنا کٹھن اور
مشکل موقعہ اور محل ہو اُتنا ہی ہم خدا کی قدرت کو اپنی امداد کے لیئے زیادہ
قریب آتا دیکھتے ہیں۔ کرنتھس کی کلیسیا کو اپنے گرد و نواح کی برائیوں
سے داغدار ہونا بہت مشکل تھا۔ اگر ہم سرگرم اور نیک نیت ہیں۔ تو
تمام حالات میں ہمارے لیئے مسیحی رہنا ممکن ہے۔

II تم میں سے بعض ایسے بھی تھے:۔ پولوس نے ۸ ا ۱۰ ہ
تک کرنتھس میں...... رہنے سے یہ ثابت کر دیا کہ مسیحیت بد سے بدتر
قسم کے افراد کو بھی تبدیل کر سکتی ہے۔ I کرنتھیوں ۶: ۹ تا ۱۱ تک کے حوالہ
کو پڑھیئے۔ اور اُن ہولناک گناہوں کی فہرست بنا لیجئے۔ جن کا یہاں پر پولوس

ذکر کرتا ہے۔ اور پھر وہ کہتا ہے "تم میں سے بعض ایسے بھی تھے" کرنتھس میں
پولوس بڑی صفائی سے یہ ثابت کرتا ہے کہ مسیح میں یہ قوت ہے کہ وہ بُرے آدمی
کو نیک بنا دے۔ ممکن ہے کہ ہم میں ایسی عادات ہوں جن پر غلبہ پانا ہمارے
لیئے مشکل ہے۔ ممکن ہے کہ ہم میں کچھ ایسی خصلتیں ہوں جن پر قابو پانا ہمارے
لیئے مشکل ہے۔ لیکن اگر ہم مسیح کو اپنا نجات دہندہ۔ مالک اور خداوند قبول
کریں تو وہ ہمارے لیئے وہ سب کچھ کرے گا جو ہم خود اپنے لیئے کرنے
سے قاصر تھے۔ اور ہم کو ایسے مسیحی بنائے گا جو ہم خود کبھی بن ہی نہیں سکتے۔

ساتواں سبق

مضمون:۔ تمام کے تمام شہر کی تبدیلی۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے:۔ یوحنا ۳: ۱ - ۱۰ تک۔

مطالعہ بائیبل:۔ اعمال ۱۸: ۲۳ سے ۱۹: ۴۱ تک۔

سبق کا حوالہ:۔ اعمال ۱۹: ۱ - ۲۰۔

سنہلی آیت:۔ افسیوں ۲/۱۳ "مگر تم جو پہلے دُور تھے۔ اب
مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو۔"

اُستاد کی تیاری کے لیئے:۔ زمانہ۔ پولوس کا تیسرا تبشیری
سفر ۵۳-۵۶ء۔

جائے وقوع:۔ افسس

لوگ:۔ پولوس۔ سکوا یہودی کے سات بیٹے۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:۔ آج کے سبق میں ہم پولوس

کو افسس میں پاتے ہیں جو آسیہ کی رومی قسمت کا صدر مقام ہے۔ اِسی شہر میں پولوس نے اپنے تینوں مشنری سفروں میں زیادہ وقت صرف کیا۔ اِسی شہر سے اُس نے کرنتھس کی کلیسیا کو پہلا خط لکھا۔ ۱۸/۲۱ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ ہمارے آج کے سبق کا افسس شہر کا دورہ پولوس کا پہلا دورہ نہ تھا۔ اپنے پہلے دورے میں اُس نے یہاں پر پھر آنے کا وعدہ کیا تھا اور آج وہ اِس وعدے کو پورا کر رہا تھا۔

ہمارے آج کے سبق میں مندرجہ ذیل باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

۱۔ پولوس کی آمد = ۱-۱ آیت:۔ دوسرے دو مشنری سفروں کی طرح اپنے تیسرے مشنری سفر پر بھی پولوس انطاکیہ ہی سے چلا۔ دیکھئے ۱۳/۳، ۱۵/۳۶ اور جیسے اپنے دوسرے سفروں میں اُس نے کلیسیاؤں کو دیکھا تھا اِس سفر میں بھی وہ گلتیہ کی کلیسیاؤں کو دیکھتا ہے ۱۸/۲۳۔ اپلوس کے بیان کے لئے ۱۸/۲۴-۲۸ کا مطالعہ کیجئے۔ اور اُس مردِ خدا کی ایک صریح تصویر اپنے دماغ میں کھینچئے۔ اُس کی زندگی کے بارے میں کتنی حقیقتیں ہم معلوم کر سکتے ہیں؟

۲۔ بپتسمہ کے متعلق سوال = ۲-۵ آیت:۔ اٹھارویں باب کی ۲۴-۲۸ آیت کو ضرور پڑھئے کیونکہ اِن ہی آیات سے ہم پر یہ بات روشن ہوگی کہ کیوں شاگرد رُوح القدس کے بارے میں بے علم تھے۔ رُوح القدس ابتدائی کلیسیا میں ایک ایسی حقیقت تھی کہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ اُن کی زندگیوں میں داخل ہو چکا ہے یا نہیں دیکھئے گلتیوں ۳/۲۔ کیا ہم کو بھی ہمارے اِس موجودہ زمانے میں رُوح القدس کا وہ علم حاصل ہے؟

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی تعلیم میں اور یسوع کی تعلیم میں بڑا ابتدائی فرق ایمان کی مانگ ہی تھا۔ یوحنا کہتا تھا کہ لوگ توبہ کے ذریعے سے آنے والے کے لئے تیاری کریں اور مسیح کی تعلیم تھی کہ لوگ اُس پر ایمان لائیں کیونکہ وہی وہ آنیوالا تھا۔ یوحنا کا بپتسمہ اپنے آپ میں کامل نہ تھا کیونکہ وہ ایک آنے والے کی گواہی دیتا تھا۔ یسوع کے نام پر بپتسمہ ضروری تھا تاکہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے توبہ کے بپتسمہ کی تکمیل ہو جائے۔
اِنہی آیات میں کتابِ مقدس میں یوحنا اصطباغی کا آخری ذکر پایا جاتا ہے۔ یوحنا نے خود کہا کہ یسوع بڑھے اور میں گھٹوں۔ یوحنا ۳/۳۰۔

۳۔ رُوح القدس کی بخشش ۔ ۶، ۷ آیت:۔ اعمال کی کتاب کے دیگر اوقات کی طرح یہاں بھی ہم رُوح القدس کے نزول کے بارے میں پڑھتے ہیں جو افسس میں مسیح کے لئے ایک بڑے کام کی پیش گوئی کرتا تھا۔ ۲/۱-۴، ۸/۱۷، ۱۰/۴۴۔

۴۔ عبادت خانہ میں تعلیم ۔ ۸ و ۹ آیت:۔ تین مہینے تک پولوس نے عبادت خانہ میں یہودیوں کے سامنے منادی کی جیسے کہ دوسرے شہروں میں بھی اُس کا دستور العمل تھا ۱۷/۲، ۱۷/۱۰، ۱۸/۴۔

۵۔ ترنس کے مدرسے میں تعلیم:۔ جیسے کہ کئی بار پہلے بھی ہو چکا تھا یہودیوں میں وہاں پر اختلاف ہو گیا۔ بعض ایمان لائے اور بعض سخت دل ہو گئے۔ لیکن پولوس یسوع کی منادی کرتا رہا۔ اور آخر نافرمان لوگ پولوس اور اُس کے پیغام کے مخالف ہو گئے۔ لہٰذا پولوس شاگردوں کو ایک غیر اقوام کے قریبی مدرسہ میں لے گیا۔ جسے وہ ترنس کا مدرسہ کہتے تھے۔

۶- پولوس کے وسیلہ سے معجزے نمودار ہوئے ۱۱ و ۱۲ آئیت۔
گیارھویں آئیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا معجزے کرتا تھا۔ پولوس صرف ایک ذریعہ تھا۔ نئی جگہ یا نئے مقام میں کلیسیا کے قیام کے لیئے خدا اکثر معجزات دکھاتا تھا تاکہ اپنے بندوں کے ذریعے سُنائے گئے کلام کی تصدیق کرے۔

۷- پولوس اور جھاڑ پھونک کرنے والے :- افسُس کا شہر ایسا شہر تھا جو جادوگری۔ کالے علم۔ افسُوں گری اور جھاڑ پھونک کے لیئے مشہور تھا۔ ہر جگہ یہ لوگ توہمات کا شکار رہتے۔ اور جہاں توہمات ہیں۔ جادوگری اور افسُوں گری بھی وہیں پائے جاتے ہیں۔ یہ فنُون پُرانے عہدنامہ میں خدا نے ممنوع کئے تھے۔ مگر غیر اقوام کے شہروں میں یہودی کاہن بھی ایسے کام کیا کرتے تھے۔ پُرانے عہدنامہ میں دیکھئے خروج ۲۲/۱۸ ، احبار ۱۹/۳۱ ، ۲۰/۶ ۔

بُری رُوحوں کو نکالنے کے لیئے یہ جھاڑ پھونک کرنے والے اُس یسوُع کا نام لیتے تھے جس کی پولوس منادی کرتا تھا۔ یہاں ایک خاص واقعہ درج ہے جو افسُس کے شہر میں بہت ہی مشہور ہو گیا۔ بُری رُوح نے خود کہا "یسوُع کو تو مَیں جانتی ہوں اور پولوس سے بھی واقف ہوں مگر تم کون ہو؟" انہی تجربات نے افسُس کے لوگوں کو خط لکھتے وقت اُسے یہ لکھنے پر مجبور کیا کہ ہمارے دشمن رُوحانی ہیں۔ یعنی شیطان۔ دیکھئے افسیوں ۲/۲ ، ۶/۱۰-۱۸ ۔

۸- مسیح پر ایمان = ۱۸ آئیت :- معجزات اور مسیح کے نام کی قوت پولوس کی منادی کے ساتھ بہت اثر پذیر ہوئی۔

۹- جادوگری کی کتابوں کو جلا دیا گیا :- وہ ایماندار جن کے پاس

جادوگری کی کتابیں تھیں۔ سب نے آئے اور اُن کو یکجا کر کے جلا دیا۔ اور جب اُن کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا تو پچاس ہزار روپے کی نکلیں۔

۱۰- خداوند کا کلام غالب آیا :- انیسویں آئیت میں متذکرہ قیمتی آگ (دھونی) عام طور پر آسانی سے نہیں لگائی جاتی۔ اُنہوں نے یہ اس لیئے کیا کیونکہ اُنہوں نے اپنی تمام کُتب سے اپنے تمام طوماروں سے اور تعویزوں وغیرہ سے ایک معتبر کلام پایا تھا یعنی زندہ خدا کا کلام۔

سبق کی کہانی :- اس باب کی پہلی آئیت کا اُنیسویں اور بیسویں آئیت سے مقابلہ کیجئے۔ پولوس افسُس میں آیا اور وہاں کے لوگوں نے اپنی پچاس ہزار روپے کی مالیت کی کتابیں جلا دیں اور خداوند کا کلام وہاں زور پکڑتا گیا اور غالب آیا۔ صرف ایک شخص وہاں پر آیا جس پر خداوند کی برکت تھی۔ اور افسُس کا تمام بے خدا شہر تبدیل ہو گیا۔ جب وہ اس شہر میں آیا تو اس نے بارہ نا تربیت یافتہ شاگردوں کو پایا۔ مگر جب گیا تو نہ صرف تمام افسُس میں منادی ہو چکی تھی بلکہ تمام آسیہ میں خدا کا کلام پھیل چکا تھا۔ "ابھی دُنیا کو دیکھنا ہے کہ خدا ایک آدمی کے وسیلے سے جس نے اپنا آپ خدا کو سونپ دیا ہے کیا کر سکتا ہے" ان الفاظ نے ایک غریب امریکن جوتوں کی کمپنی کے کلرک کو اُبھارا کہ وہ ایک عالمگیر شہرت کا مالک مُبشر بنے یعنی ڈوائیٹ ایل موڈی۔

سبق کا مقصد پولوس کی افسُس میں آمد اور اُس کے نتائج کو ظاہر کرنا ہے سب سے پہلا نتیجہ اُن بارہ اشخاص پر رُوح القدس کا نازل ہونا تھا۔ جو بعد ازاں وہاں کی کلیسیا کے رکن یا نیو بنے۔ آپ کے شہر کی کلیسیا میں کیا واقع ہو اگر بارہ اشخاص پر رُوح القدس نازل ہو؟ آپکی زندگی میں کیا ہو جائے؟

اگر رُوح القدس جو الٰہی ذات کا تیسرا اقنوم ہے خود قدرت کے ساتھ آپ ہی آجائے؟ پنتیکوست پر روح القدس کا نزول ہی وہ سرچشمہ تھا جس سے اِفسس اور آسیہ کے نتائج برآمد ہوئے۔

دوسرا نتیجہ مخالفت تھی جس کا ذکر ہم نویں آیت میں پڑھتے ہیں۔ خوشخبری یا انجیل زندہ کو زندگی کا مزہ اور مُردہ کے لیئے مَوت کا مزہ ہے۔ ہم مخالفت پسند نہیں کرتے۔ مگر اعمال کی کتاب ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جہاں انجیل کی منادی کی سخت مخالفت کی گئی۔ مگر آخرکار ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند کا کلام دبا پر زور پکڑتا گیا اور غالب آیا۔ آیت ۲۰۔ شیطان آسانی سے اُنکی اطاعت قبول نہیں کرتا جو مسیح کی قوّت سے ملبّس ہیں۔ ہمیں یہاں اِس بات پر بھی غور کرنا ہے کہ بُری رُوح چلا اُٹھی "یسُوع کو تو مَیں جانتی ہوں اور پولوس سے بھی واقف ہُوں مگر تم کون ہو؟" اگر ہم مسیح کے وفادار ہیں تو شیطان ہم سے واقف ہوگا اور ہماری مخالفت کرے گا۔ مسیح نے شیطان پر فتح پائی ہے اور ہم میں ہوکر بھی وہ اُس پر غالب آئیگا۔

پولوس کے اِفسس میں دَورے کا ایک نتیجہ یہ بھی ہُوا کہ نہ صرف انجیل اِس شہر میں پھیلائی گئی بلکہ تمام آسیہ میں اس کی منادی ہوئی دیکھئے دسویں آیت۔ سب جو آسیہ میں رہتے تھے اُنھوں نے خداوند کا کلام سُنا خواہ وہ یہودی تھے خواہ یونانی۔ وہ بارہ اشخاص جو رُوح القدس سے معمور ہوئے ایک خاص مقصد کے ماتحت معمور کئے گئے تھے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ گواہ مسیحی بنے اور دُور و نزدیک شہروں اور گاؤں میں نکل گئے۔ شاید اُنہی ایام میں آسیہ کے سات شہروں میں وہ کلیسیا ئیں قائم ہوئیں جنھیں مکاشفات کی کتاب کے دوسرے اور تیسرے ابواب میں خود زندہ

مسیح نے خطوط بھیجے۔ اِفسس اُس قسمت کا صدر مقام تھا اور مذہبی، معاشرتی سیاسی اور تجارتی مرکز تھا۔ وہاں پر کلیسیا کے قیام کی خبریں اُس قسمت کے دیگر مقامات میں بہت جلد پھیل گئی ہونگی۔

اس منادی کے بعد خدا نے پولوس کی معرفت جو اُس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی مانند تھا۔ معجزات بھی دکھائے یہاں تک کہ لوگ پولوس کے رومال اور پٹکے لے جاتے اور صحت پاتے۔ خدا نے اُن کا ایمان دیکھا اگرچہ اُس کا اظہار وہ جاہلانہ طور پر کیا کرتے تھے۔

پولوس کے اِفسس میں دَورے کا سب سے قابلِ دید اثر وہ آگ تھی جس میں قریباً پچاس ہزار کی مالیت کی جادوگری کی کتابیں نذرِ آتش کی گئیں (بچّوں کی جماعت میں سبق کے اس حصّہ کو اور زیادہ مفصل کر دینا چاہیئے) یہ ایک زبردست آگ ہوگی۔ کیونکہ پچاس ہزار روپیہ کی مالیت کے رق کے طومار اور کتابیں یہاں پر جل رہی تھیں۔ تمام شہر کے لوگوں نے اِس بڑی آگ کے شعلوں کو دیکھا ہوگا۔ اور اِس عجیب منظر کے دیکھنے کو جوق در جوق وہاں اکٹھے ہوئے ہونگے۔ اُس یسُوع کی منادی کا یہ نہایت شاندار موقعہ ہوگا جو ہمارے خوف اور وہم کو دُور کرتا ہے۔

آخری نتیجہ آخری آیت میں پایا جاتا ہے۔ یعنی خداوند کا کلام بڑھتا اور غالب ہوتا گیا۔ وہ گناہ شیطان توہمات اور مخالفت پر غالب آتا گیا۔ آج بھی ہمارے شہروں اور قصبوں میں ہماری دقتوں اور مشکلات کا یہی جواب ہے۔ یہ آج بھی اُتنا ہی قدرت والا ہے۔ جتنا اُس زمانہ میں تھا کیونکہ یہ اُس خداوند کا کلام ہے جو تبدیل نہیں ہوتا بلکہ کل اور آج اور ابد تک یکساں رہتا ہے۔

آٹھواں سبق

مضمون:- پولوس مسیح کی کلیسیا کو مضبوط کرتا ہے۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے:- افسیوں ۳: ۱- آخر تک۔

مطالعۂ بائیبل:- اعمال ۲۰ باب۔

سبق کا حوالہ:- اعمال ۲۰: ۱- ۱۶ آیت۔

سنہلی آیت:- فلپیوں ۴/۱۹ "میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے۔"

استاد کی تیاری کے لیئے:- زمانہ پولوس کے تیسرے مشنری سفر کا آخر یعنی ۵۷-۵۸ء عیسوی۔ اس سبق کے واقعات قریباً ۲ تا ۹ ماہ کے عرصہ میں وقوع میں آئے۔

جائے وقوع:- افسس، مکدونیہ، یونان، ترواس۔

لوگ:- پولوس، سوپترس، آرسترخس، سکندس، گیس، تیمتھیس، تخکس، ترفمس اور لوقا۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:- آج کے سبق کے واقعات قریباً چھ سے نو ماہ کے عرصہ میں وقوع پذیر ہوئے اور یہ ضروری ہوگا کہ ان مبشرین کے تمام سفروں سے کما حقہ واقفیت حاصل کرنے کے لیئے نقشہ کا استعمال کیا جائے۔ اعمال ۱۹/۲۳-۴۱ کا افسس میں جو بلوہ برپا ہوا اُس کی مختصر طور پر نظر ثانی کی جائے۔ یہ گذشتہ سبق میں نہیں آیا ہے۔ اس فساد کے نتیجے کے طور پر پولوس مجبور ہو گیا کہ افسس سے چلا جائے۔

اور آج کے سبق کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے۔

I- پولوس مکدونیہ اور یونان کے لیئے رخصت ہوتا ہے۔ آیت نمبر ۱، ۲

نئے عہد نامہ کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس افسس سے روانہ ہو کر ترواس کو جاتا ہے (دیکھئے ۲ کرنتھی ۲/۱۲-۱۳) ترواس میں پولوس کو اُمید تھی کہ وہ ططس سے ملے گا جو کرنتھس کی کلیسیا کی بابت اُس کو خبر دیگا۔ مگر ططس ترواس میں نہ پہنچا جس سے پولوس کو روحانی دُکھ پہنچا۔ اور وہ وہاں سے مکدونیہ کو سدھارا جہاں اُس کو ططس بھی مل گیا۔ تب پولوس مکدونیہ سے جنوب کی طرف یعنی یونان کو روانہ ہوا اور کرنتھس کی کلیسیا کو بھی دیکھا اور کچھ عرصہ یعنی قریباً تین ماہ تک وہیں رہا۔

II- پولوس یونان سے رخصت ہوتا ہے۔ آیت نمبر ۳ و ۴۔

پولوس کی ذاتی منشا یہ تھی کہ وہ کرنتھس سے سوریہ کو اور پھر سوریہ سے یروشلیم کو بذریعہ جہاز جائے۔ کرنتھی خطوط سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ پولوس یروشلیم کی کلیسیا کے لیئے چندہ جمع کر رہا تھا۔ (۲ کرنتھی ۹) جونہی وہ جہاز پر سوار ہونے کو تھا تو اُسے اپنے خلاف یہودیوں کی سازش کا علم ہوا۔ وہ اس سمندری سفر میں اُس پر تشدد کرنے کو تھے۔ لہذا پولوس نے سوریہ جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس مکدونیہ کو روانہ ہو گیا۔

III- پولوس فلپی سے ترواس کو بذریعہ جہاز جاتا ہے۔ آیت نمبر ۵، ۶

پولوس نے عید فطیر کے ایام فلپی میں گذارے اور پھر بحیرہ ایجئین کی راہ سے ترواس کو روانہ ہوا۔ اس سے ہمیں وہ وقت یاد آتا ہے۔ جب کہ پولوس مخالف سمت کو روانہ ہوا تھا۔ جب اُس نے اعمال ۱۶/۹-۱۲ میں ایک مکدونی آدمی کی بلاہٹ کا جواب دیا تھا۔

XV - تروآس میں ایک ہفتہ کا قیام - آیات ۷ - ۱۶:۲۰ - جہاں تک ہمیں علم ہے یہ تروآس میں پولوس کا تیسرا دورہ تھا - دیکھئے ۱۶/۸ ، ۲ کرنتھیوں ۲/۱۲ چونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پولوس اس لیے وہاں پر سات دن تک رہا کیونکہ وہ اُن کے ساتھ ہفتے کے پہلے دن جو خداوند کا دن تھا عبادت کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سوموار کے دن وہاں پہنچا - ممکن ہے کہ یہی وجہ ہو - اس بیان سے ہم ابتدائی عبادتی اوقات کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

۱ - عبادت شام کے وقت ہوا کرتی تھی -

۲ - کسی گھر کے بالاخانے پر ہوتی تھی - جیسے کہ شاگرد کیا کرتے تھے - کیونکہ کوئی گرجہ گھر نہ ہوتے تھے -

۳ - روٹی توڑنے یا عشائے ربانی کی رسم ہفتہ وار ہوتی تھی -

۴ - لوگ خوشی سے عبادت کرتے تھے اور وقت کا خیال نہ کرتے تھے -

اُس معجزے پر غور کیجئے جو پولوس نے تروآس میں کیا - اُس ابتدائی کلیسیا پر اس کا کیا اثر ہوا ہوگا؟

سبق کی سچائیاں :- آج کا سبق پولوس کے تمام مشنری سفروں پر نظرِ ثانی کرنے کا ایک عمدہ موقعہ بہم پہنچاتا ہے - اعمال کی کتاب کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے پولوس کے تینوں مشنری دوروں کو جو تیرھویں باب سے بیسویں باب تک پائے جاتے ہیں سمجھنا اشد ضروری ہے - نیز عشائے ربانی جیسے اس سبق میں "روٹی توڑنے" کے الفاظ سے مشابہت دی گئی ہے اس کی تعلیم کا بھی یہ ایک عمدہ موقعہ ہے - پہلی اور تیسری آیت میں لفظ مکدونیہ کے تصور کے استعمال سے ایک اور رسائی کا امکان ہو سکتا ہے - اِفسس میں فساد کے سبب سے پولوس مکدونیہ میں پہنچا اور کرنتھس میں یہودیوں کی ایک

آٹھواں سبق

سازش کے سبب سے پولوس نے دوسری مرتبہ مکدونی کلیسیا کو دیکھا - پولوس کی عزیز اور پیاری کلیسیا فلپی میں تھی اور آج کے سبق میں بیرونی خطرات کے پیشِ نظر اُسے دو مرتبہ فلپی کی کلیسیا کو دیکھنے کا موقعہ مل گیا اور یوں مکدونی آدمی کی بُلاہٹ کا وہ جواب دیتا رہا -

۱ - اِفسس سے تروآس تک پولوس کے دورے ۱ تا ۶ آیات

یہ چھ آیات مقامات اور ناموں کا ایک سلسلہ معلوم دیتی ہیں - تاہم اس کے پس منظر خدا بھلائی کے لیے اپنے مقاصد کو بر سرِ کار لا رہا تھا - ان سفروں کے دوران میں پولوس نے اپنے دو بڑے خطوط لکھے - مکدونیہ سے اُس نے دوسرا خط کرنتھیوں کے نام لکھا اور کرنتھس سے اُس نے رومیوں کے نام خط لکھا - لہذا ان آیات سے چشم پوشی نہیں ہو سکتی - پولوس کے ان سفروں سے اور کیا کیا نتائج وقوع میں آئے؟ ایک بڑا اثر یا نتیجہ تو وہ محبت تھی جو فلپی کی کلیسیا کے لیے پولوس کے دل میں پیدا ہو گئی تھی - یہ دوطرفہ محبت تھی کیونکہ اگر فلپیوں ۴ باب کو پڑھیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے بھی پولوس کے بارے میں اپنی محبت کا ثبوت دیا -

ان آیات سے ہم یہ بھی سیکھ سکتے ہیں کہ پولوس نے مخالفتوں کا کیونکر مقابلہ کیا - اِفسس میں فساد اور یونان میں یہودیوں کی سازش کے بعد اُس نے کیا کیا؟ کیا اُس نے کام چھوڑ دیا اور سمجھ لیا کہ کیونکہ اُس پر اتنی مصیبتیں آ رہی ہیں - خدا اُس کے ساتھ نہیں ہے - ہرگز نہیں - بلکہ ایمان کے ساتھ وہ ہر کام کو جو اُس کے سامنے آیا کرتا گیا - حتیٰ کہ اُس نے اپنی زندگی کے متعلق خدا کی تدبیر اور مقصد کو جان لیا -

۲ - تروآس میں پولوس کی آمد - ۷ تا ۱۶ آیات - ان آیات میں

دو باتیں قابلِ ذکر ہیں۔ ایک لاثانی عبادت کا موقعہ اور ایک بڑا معجزہ۔

آئیے پہلی عبادت کے بیان پر غور کریں۔ یہ سبت کے دن تھی جو ہفتہ کا پہلا دن تھا۔ یہودی ساتویں دن کو مانتے تھے اور آج تک مانتے ہیں مسیحی پہلے دن کو مانتے ہیں جیسے کہ پولوس نے تروآس میں کیا۔ کیونکہ اسی ہفتہ کے پہلے دن مسیح قبر سے زندہ ہوا تھا۔ ہر سبت کا دن جی اُٹھنے کا دن ہے اگر اعمال ۲/۱ کو دیکھیں تو اسی ہفتے کے پہلے دن رُوح القدس کلیسیا پر نازل ہوا۔ پینتیکوست کا دن یہودی سبت کے دن کے بعد ہوتا تھا۔ (دیکھئے احبار ۲۳/۱۵)

یہ عبادت رسولوں کے بالاخانے میں نماز کی ادائیگی کے پیشِ نظر ایک مکان کی تیسری منزل میں ہو رہی تھی۔ عبادت کے لیئے خاص مقامات کی تعمیر کا ابھی وقت نہ آیا تھا۔

دن کے کام کے اختتام پر یہ میٹنگ رات کے وقت ہو رہی تھی۔ اُس وقت تک سبت ابھی آرام کا دن نہ منایا جا رہا تھا۔ شاید صرف یہی وقت تھا جبکہ مسیحی عبادت کے لیئے جمع ہو سکتے تھے۔

شاید عشائے ربانی ہر ہفتہ کو منائی جاتی تھی۔ یہ ایک عام عبادت تھی جسے روٹی توڑنے کے نام سے منسوب کیا جاتا تھا۔ وہ مسیح کے حکم کی تعمیل میں اکٹھے ہوا کرتے تھے کہ "میری یادگاری کے لیئے یہی کیا کرو۔"

عشائے ربانی سے پہلے ایک تقریر ہوتی تھی۔ کیونکہ یہ ایک خاص موقعہ تھا اس لیئے وعظ زیادہ لمبا تھا۔ بلکہ بہت ہی زیادہ لمبا۔ قریباً آدھی رات تک یہ جاری رہا اور پھر صبح تک۔ اور بولنے والا پولوس تھا۔

پھر اُس عظیم معجزے پر غور کیجیئے جس کا ذکر یہاں پایا جاتا ہے۔ آدھی رات

آٹھواں سبق

کو پولوس کے لمبے وعظ کے دَوران میں ایک نوجوان شخص بنام یُوتخس جو ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا سو گیا اور زمین پر گر پڑا۔ اِس میں شک نہیں کہ وہ اپنے دن بھر کے کام کے سبب تھکا ہوا تھا اور وعظ بہت لمبا تھا۔ تمام حاضرین نیچے بھاگ گئے تاکہ اُسے دیکھیں اور اُنہوں نے معلوم کیا کہ وہ مر چکا ہے۔ پولوس نے اِس نوجوان کے لیئے وہی کچھ کیا جو اِس سے قبل ایلیاہ اور الیشع کر چکے تھے (دیکھئے I سلاطین ۱۷/۲۱، II سلاطین ۴/۳۴) وہ اُس پر لیٹ گیا اور اُسے گلے لگا لیا۔ پھر پولوس نے حاضرین سے کہا: "اُس میں جان ہے"۔ خدا نے پولوس کو اِس معجزے کے لیئے خاص قدرت عطا کی۔ اعمال کی کتاب میں مُردے کو زندہ کرنے کا یہ دوسرا واقعہ تھا۔ اعمال ۹/۴۰ سے مقابلہ کریں۔

اِس عجیب و غریب معجزہ کے بعد حاضرین پھر سے بالاخانے میں جمع ہوئے۔ اُنہوں نے روٹی توڑی اور صبح تک پھر برادرانہ یگانگت میں محو رہے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ وہ اُس نوجوان کو جیتا واپس لائے اور سب لوگوں کی خاطر جمعی ہوئی۔

نواں سبق

مضمون :- پولوس کا پکڑا جانا اور قید ہونا ۔

امدادی مطالعہ :- زبور ۔ ۹۱ ۔

مطالعۂ بائبل :- اعمال ۲۱ باب ۔

سبق کا حوالہ :- اعمال ۲۱ : ۱۷ - ۴۰ آیات ۔

سنہری آیت :- زبور ۹۱:۲ "میں خداوند کے بارے میں کہوں گا وہی میری پناہ اور میرا گڑھ ہے ۔ وہ میرا خدا ہے ۔ جس پر میرا توکل ہے ۔"

استاد کی تیاری کے لیئے :- زمانہ ۵۸ء عیسوی ۔

جگہ :- یروشلیم ۔

لوگ :- پولوس ۔ اُس کے ساتھی ۔ ہمارے خداوند کا بھائی یعقوب ۔ رومی افسر ۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات :-

I ۔ ۱۷ - ۲۶ آیات ۔ پولوس کی یروشلیم میں آمد ۔ بہت سی مشکلات طے کرنے کے بعد اور ایک لمبا سفر طے کرنے کے بعد پولوس آخر کار اپنی پارٹی سمیت یروشلیم میں آ پہنچا ۔ قریباً نو غیر قوم ساتھی بھی اُس کے ساتھ تھے ۔ جو مختلف کلیسیاؤں سے نذرانے لے کر پولوس کے ہمراہ ہو لیئے تھے ۔ تاکہ یروشلیم کی کلیسیا تک پہنچا دیں ۔ اعمال ۲۰:۴ میں ان ساتھیوں کی فہرست ملاحظہ ہو ۔ ان کے علاوہ لوقا بھی ان کے ہمراہ تھا جو اعمال کی کتاب کا مصنف ہے ۔ پولوس نے اپنی ابتدائی تعلیم یروشلیم میں پائی تھی اور ایک سرگرم فریسی

ہونے کے سبب یروشلیم میں مشہور تھا ۔ اب قریباً بیس سال مسیحی خدمت کے بعد وہ یروشلیم شہر اور اس کی خوبصورت ہیکل میں واپس آتا ہے ۔

یروشلیم کے مسیحیوں نے پولوس اور اُس کی پارٹی کا بڑے تپاک سے استقبال کیا ۔ اپنی آمد کے بعد جتنی جلدی ہو سکا ۔ یہ لوگ ہمارے خداوند کے بھائی یعقوب کو ملنے کے لیئے گئے ۔ کیونکہ وہ یروشلیم میں مسیحی جماعت کا ہادی تھا ۔ تمام بزرگ اِس میٹنگ کے لیئے تیار اور حاضر تھے ۔ دیکھئے اعمال ۲۱:۱۸ ۔ کیونکہ اس میٹنگ میں پولوس نے اپنے مشنری دوروں کا احوال اور نتائج بیان کیئے ۔ لہٰذا یہ میٹنگ ایک بڑی دل کش میٹنگ ہوگی ۔ اسی وقت تمام گرد و نواح کی کلیسیاؤں سے جمع کردہ نذرانے بھی یعقوب اور بزرگوں کے سامنے پیش کیئے گئے ۔

یعقوب کی زبان سے ہمیں کچھ اندازہ ہو جاتا ہے کہ یروشلیم میں خوشخبری کہاں تک پھیل چکی تھی ۔ وہ ہزاروں یہودیوں کا ذکر کرتا ہے ۔ جو کھلم کھلا مسیحیت کا اقرار کر رہے تھے ۔ یہ یہودی مسیحی یہودی شریعت اور رسومات کے بڑے پابند تھے اور اس میں شک نہیں کہ یہ سب ہیکل میں عبادت کرتے تھے ۔ بہرحال یہ بات اُن میں پھیل چکی اور عام ہو چکی تھی کہ پولوس غیر قوم نومریدوں کو یہ تعلیم دے رہا ہے کہ یہودی رسومات کی پابندی ضروری امر نہیں ہے ۔ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکال رکھا تھا کہ پولوس موسوی شریعت کا کٹر دشمن ہے ۔ یہودی مسیحیوں کو یہ جتانے کے لیئے کہ پولوس ایک وفادار یہودی ہے یعقوب نے یہ کہا کہ پولوس چار اور آدمیوں سمیت جو منت ماننے کو تیار ہیں منت مانے ۔ پولوس نے خوشی سے اس رائے کو منظور کیا ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پولوس نے اُن کے

ساتھ مصالحت کر لی کیونکہ پولوس شریعت کو نجات کا ذریعہ نہ مانتا تھا۔ وہ قائل تھا کہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا بلکہ صرف مسیح اور اُس کے کفارے پر ایمان لانے سے بچ سکتا ہے۔ مگر اس لیئے کہ یہودی ایمانداروں کو ٹھوکر نہ لگے پولوس یہ ماننے لگا تھا کہ مسیحی زندگی کے اظہار کے لیئے شریعت پر عمل کرنا مناسب ہے۔

II۔ ۲۷ تا ۳ آیات۔ ہیکل میں پولوس کا پکڑا جانا۔ پولوس منت ماننے کی تمام رسومات کو چاروں غریب یہودیوں سمیت قریباً قریباً ختم کر چکا تھا کہ یک دم اُس پر ایک زبردست حملہ بول دیا گیا۔ یہاں ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ کن لوگوں نے یہ ہل چل مچائی اور اُن کا الزام کیا تھا۔ اگر ستائیسویں آیت کو دیکھیں تو معلوم کرینگے کہ آسیہ کے چند یہودیوں نے لوگوں میں ہل چل مچا دی۔ اور اگر ۱۹:۱۹ کو دیکھیں تو معلوم کریں گے کہ انہی یہودیوں نے یروشلیم میں آنے سے پہلے آسیہ میں پولوس کو تنگ کیا تھا۔ جو الزام اُنہوں نے پولوس پر لگایا وہ بالکل غلط تھا۔ اُنہوں نے اُس پر یہودی منت ماننے کا الزام نہیں لگایا بلکہ یہ کہ ایک غیر قوم کو یہ ہیکل میں لے آیا ہے۔ ہیکل میں غیر اقوام کی ایک الگ جگہ تھی۔ جہاں غیر اقوام بڑی آزادی سے آ جا سکتے تھے۔ مگر اس جگہ سے آگے کوئی غیر یہودی جا نہ سکتا تھا۔ وہاں ایک نشان لگایا گیا تھا کہ اگر کوئی غیر یہودی اس مقام سے آگے پایا گیا تو وہ موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔ پولوس پر یہ الزام بالکل بے بنیاد تھا۔ مگر کیونکہ یہودی نفرت اور بغض سے معمور تھے لہذا وہ کوئی جھوٹا الزام بھی لگانے پر تیار تھے۔

رُومی افسر کی فوری کارروائی سے پولوس کی زندگی بال بال بچی۔ شاید

پولوس کے کسی دوست نے بھاگ کر اُس محل میں جو ہیکل کے قریب تھا رُومی افسر کو ہیکل میں لوگوں کی ہل چل کی اطلاع دی۔ وہ فوراً بزرگوں سمیت نکل آیا اور پولوس کو چھڑا لیا۔ اور یوں اُس کی جان بچ گئی۔ اگر یہودیوں کو کچھ اور وقت مل جاتا تو وہ پولوس کے ساتھ وہی سلوک کرتے جو اُنہوں نے کچھ عرصہ پہلے ستفنس سے کیا تھا۔ افسر نے اس معاملہ کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی مگر اُسے ایسے اُلٹے پلٹے جواب ملے کہ وہ خاموش ہو گیا۔

پھر وہ پولوس کو حفاظت کی خاطر محل میں لے گیا۔ عین اُس وقت جبکہ وہ محل کی سیڑھیوں پر تھے پولوس نے لوگوں سے کلام کرنے کے لیئے اُس افسر سے اجازت مانگی۔ افسر یہ سُن کر حیران ہوا کہ پولوس کو یونانی زبان سے واقفیت ہے کیونکہ وہ پولوس کو ایک مصری سمجھے ہوئے تھا۔ افسر نے پولوس کی درخواست منظور کی۔ لہذا پولوس نے اُس غصہ سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے ہجوم سے عبرانی زبان میں بولنا شروع کیا۔

دیباچہ:- آج کا سبق اعمال کی کتاب کے دیگر ابواب کے لیئے ایک دیباچہ کا کام کرتا ہے۔ قریباً تیرھویں باب سے ہم پولوس کی محنتوں کا مطالعہ کرتے آ رہے ہیں جبکہ وہ اپنے مشنری سفروں کو جا بجا جا رہا ہے۔ یہ سفر بڑے طویل اور پُرخطر واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت کے بعد قریباً پانچ برس تک پولوس رومی حکومت کا قیدی رہتا ہے۔ وہ ایک الزام کے سبب پکڑا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کی زندگی کئی مرتبہ خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بعض اوقات اُس کے دشمنوں کی سازشوں سے بعض وقت جہاز کے ٹوٹنے کے باعث اور بعض وقت ننگے رہنے سے کیوں خدا نے اپنے ایک برگزیدہ خادم کو جو کہ انجیل کی بشارت میں اس

قدر اہمیت رکھتا ہے۔ ایسی ایذا سہنے دیں؟ یہ ایک بڑا سوال اِس
وقت ہمارے سامنے ہے۔

سبق کی سچائیاں:-

ا۔ **پولوس کا چال چلن:-** پولوس ایک دنیا کی عظیم ترین
ہستی ہے۔ اِس کے چال چلن کے مطالعہ سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے
ہیں۔ آج کے سبق میں ہم مندرجہ ذیل خصوصیات دیکھتے ہیں۔

(الف) اُس کا خدا پر بھروسہ:- اعمال ۲۱: ۴، ۱۱، ۱۲ میں ہم دیکھتے
ہیں کہ پولوس کو کتنی دفعہ یروشلیم جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ پھر بھی پولوس
کو خدا پر پورا بھروسا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا تھا وہ درست ہے۔ وہ یسوع کی
خاطر نہ صرف قید ہونے بلکہ مارے جانے کو بھی تیار ہے۔ پولوس کی زندگی
کا سب سے بڑا مقصد چھوٹی اور بڑی چیزوں میں مسیح کو راضی کرنا تھا۔ لہذا
جب پولوس نے یروشلیم میں خطرے کی بابت سُنا تو اُس نے اِس خطرے
سے بے پرواہی کرتے ہوئے خدا کی طرف آنکھیں اُٹھائیں جس پر وہ پُورا
پُورا بھروسا رکھتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ لوگ اُس سے کنارہ کر جائیں گے۔
دوست جھوٹے ثابت ہونگے۔ مگر وہ جانتا تھا کہ خدا وفادار نکلے گا۔
وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر وہ قید ہو گیا تو خدا اُسکے اِس تجربہ کو کسی نئے ضروری
سبق کے سکھانے میں استعمال کرے گا۔ پولوس اِس لیئے دنیا میں اِتنا کچھ
کر پایا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اور خدا پر بھروسا رکھتا تھا۔ دوسرا تیمتھیس
۴: ۶ میں اُس کی زندگی کے اختتام پر اُس کے اپنے الفاظ سے یہ صاف ظاہر
ہوتا ہے۔ اُس کے قریبی دوستوں اور ہم سفروں نے اُسے یروشلیم جانے
سے روکا۔ مگر اُس نے نہ مانا (دیکھیئے آیت ۱۲) پولوس پورے طور پر خدا

پر بھروسا رکھتا تھا۔ لہذا اُس کی تدابیر پکی ہوتی تھیں۔

(ب) اُس کی معقولیت:- بیسویں[۲۰] آیت سے چھبیسویں[۲۶]
آیت تک کے بیان میں ہم دیکھتے ہیں کہ یروشلیم کی کلیسیا کے ہادیوں
نے پولوس کے سامنے ایک تجویز پیش کی۔ اور پولوس نے اِس تجویز کو قبول
کیا۔ اور جیسے اُنھوں نے کہا تھا فوراً ہی اُس پر عمل پیرا ہوا۔ بہت سی
جگہوں میں پولوس انجیل کی بشارت میں استعمال ہو چکا تھا۔ اگر اعمال
۱۸: ۹، ۱۰ کو دیکھیں تو معلوم کریں گے کہ خدا نے براہِ راست اُس سے کلام کیا تھا۔
مگر اِس وقت پولوس نے اِن ہادیوں اور بزرگوں کی دانشمندی کو دیکھا اور
اُن کے حکم کی تابعداری کی۔ دوسروں کی نصیحت کو مان لینا ایک بڑے
آدمی کی بڑائی کا ثبوت ہے۔ پولوس نے دیکھا کہ اپنے آپ کو اصلی نژاد
یہودی ثابت کرنے کا یہ ایک اچھا موقع ہے۔ سچ مچ وہ ختنہ کا قائل تھا۔
کیونکہ ۱۶: ۳ میں اُس نے تمطاؤس کا ختنہ کیا۔ تاہم پولوس نے یہ بھی تعلیم دی
کہ غیر یہودی کے لیئے یہ یہودی رسم ضروری نہیں ہے۔ پولوس اِس وقت
اپنی صفائی کرنا چاہتا تھا۔ لہذا اُس نے یعقوب اور دوسرے بزرگوں کی
فرمانبرداری کی۔

(ج) اُس کی محبت:- اُنتیسویں[۲۹] آیت سے معلوم ہوتا ہے۔
کہ جو لوگ ہیکل میں جمع ہوئے ہوئے تھے۔ وہ پولوس کی جان لینے پر تُلے
ہوئے تھے خواہ الزام جھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگرچہ اُن میں سینکڑوں
یہ بھی نہ جانتے تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے (آیت ۳۴) جب پولوس ایک حفاظت
کی جگہ کو لیجایا جا رہا تھا۔ تو یہ غصے سے معمور ہجوم نعرے مار رہا تھا کہ اِسے
قتل کر دیا جائے۔ (آیت ۳۵) پولوس نے اپنے اِن فوری دشمنوں

کے خلاف کبھی غم و غصہ کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ ایسے موقعہ کی تلاش میں تھا کہ اُن کو حقائق سے روشناس کرے۔ اُن کے بغض و عناد اور نفرت کے باوجود وہ اُن کو محبت سے جیتنے کی کوشش میں ہے۔ اگر اعمال ۷/۵۵،۶۰ کو دیکھیں تو معلوم کرینگے کہ جب پولوس نے ستفنس کو مرتے دیکھا تو شاید اُس نے یہی سبق وہاں سے سیکھا۔ پولوس اور ستفنس دونوں نے یہ سبق مسیح خداوند سے سیکھا جس نے صلیب پر اپنے دشمنوں کے لیئے دعا کی (دیکھئے لوقا ۲۳/۳۴)

۲۔ خدا تکلیفات کو کیونکر استعمال کرتا ہے :۔ بڑا عجیب معلوم دیتا ہے کہ خدا جو قادرِ مطلق ہے ایک جھوٹے الزام کی بنا پر پولوس کو اُس کے دشمنوں کے ہاتھ میں قید میں پڑنے دے۔ پولوس ایک خاص کارکن تھا۔ اُس نے کئی کلیسیاؤں کو قائم کیا۔ مگر یہاں یکدم ہی وہ قید کر لیا جاتا ہے۔ اور پانچ برس تک جیل خانہ میں رہتا ہے۔ کبھی کبھی خدا اپنے برگزیدہ لوگوں پر بدسلوکی ہونے دیتا ہے تاکہ وہ اُن کو کوئی بڑا سبق سکھائے۔ ایوب اور یوسف کی زندگیوں کے حالات پر غور کیجئے۔ اِن دونوں اشخاص پر ظلم ہوا۔ تاہم اِس دُکھ سہنے میں انہوں نے خدا کے بھید کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔

پولوس کے معاملے میں ہمکو یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس قید کی حالت میں اُس نے کلیسیا کو اپنے بیش بہا پیغامات لکھے۔ افسیوں کا خط، فلپیوں کا خط اور کلسیوں کا خط سبھی قید خانے سے لکھے گئے۔ فلیمون کا ذاتی خط بھی اسی وقت لکھا گیا۔ جبکہ پولوس زنجیروں سے بندھا ہوا تھا۔ بعد کے زمانہ میں جان بنین نے بھی اس غیر منصفانہ قید کی حالت کو "مسیحی مسافر" کی تصنیف

میں گذارا۔ جو جان بنین کے زمانے سے لیکر اب تک ایمانداروں کے لیئے ایک بابرکت تصنیف ثابت ہوئی ہے۔

دسواں سبق

مضمون :۔ پولوس فیلکس کے سامنے۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے :۔ دانی ایل ۶: ۱-۱۵ آیت تک۔

مطالعۂ بائبل :۔ اعمال ۲۴ باب

سبق کا حوالہ :۔ اعمال ۲۴: ۱۰-۲۷۔

سنہلی آیت :۔ اعمال ۲۴/۱۶ "اسی لیئے میں خود بھی کوشش میں رہتا ہوں کہ خدا اور آدمیوں کے باب میں میرا دل مجھے کبھی ملامت نہ کرے گا"

اُستاد کی تیاری کے لیئے :۔ زمانہ ۵۸ء۔ شاید وسط گرما میں ۶۰ء تک۔

جائے وقوع :۔ قیصریہ

لوگ :۔ پولوس، یہودی راہنما، فیلکس۔ دروسلہ۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات :۔

I۔ ۱۰-۲۱ آیات۔ فیلکس کے رُوبرو پولوس کی پہلی پیشی :۔ گذشتہ ہفتہ کے سبق کو دیکھئے آپ معلوم کرینگے کہ پولوس گرفتار ہو کر یروشلیم میں قید ہے۔ اور اگر ۲۳/۱۲ کو دیکھیں تو آپ معلوم کرینگے کہ پولوس کی زندگی کے متعلق یہودیوں کے

منصوبوں اور سازشوں کے سبب سے پولوس زیادہ عرصہ تک یروشلیم میں
نہ ٹھہرا۔ اور اگر ۲۳: ۲۳-۳۵ پر نظر ڈالیں تو معلوم کرینگے کہ پلٹن کے سردار
لُوسیاس نے جس نے پولوس کو گرفتار کیا تھا حفاظت کی خاطر رات کو
پولوس کو محافظوں کی نگرانی میں قیصریہ کو جو کوئی ۶۰ میل کے فاصلے پر تھا
بھیج دیا۔ صوبے کا گورنر جس کا نام فیلکس تھا۔ قیصریہ میں رہا کرتا تھا۔
پولوس گورنر کی پناہ میں حفاظت سے رہیگا۔

فیلکس گورنر بڑا ظالم شخص تھا۔ اسے شہنشاہ کلاڈیس نے چار برس
پہلے اِس منصب پر فائز کیا تھا۔ اُس کی شادی ایک یہودی عورت دروسلہ
سے ہوئی تھی جو ہیرودیس اگرپا اوّل کی بیٹی۔ اعمال ۱۲: ۱-۲۳ اور ہیرودیس
اگرپا دوم کی بہن تھی۔ جس کا ذکر اعمال ۲۵: ۱۳ میں پایا جاتا ہے۔

پولوس کو قیصریہ میں ابھی پانچ دن ہی گذرے تھے کہ اُس کے مدعی ترطلس
نامی ایک رومی وکیل کو یروشلیم سے لے کر وہاں پر آپہنچے۔ سو فیلکس پولوس
کو بلاتا ہے اور بیانات شروع ہوتے ہیں۔ وکیل پولوس کی شخصیت
کے خلاف مختلف جگہوں میں اُس کے کام کے خلاف اور آخر یہودی
عبادتخانے کو ناپاک کرنے کے جھوٹے الزامات اُس پر لگاتا ہے (اعمال ۲۴: ۱-۹)

ان الزامات کے بعد پولوس کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی صفائی
بیان کرے۔ پولوس کی تقریر ترطلس وکیل کے الزامات کا قطعی جواب ہے۔
پولوس نے عبادتخانے میں یا ہیکل میں بحث مباحثے یا شہر میں مباحثے
کو قطعاً انکار کیا۔ اور تیرھویں آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس درخواست
کرتا ہے کہ الزامات کو بار بار دُہرانے کی بجائے وہ اُن کے ثبوت پیش

کریں۔ پولوس نے اقرار کیا کہ وہ مسیحی ہے اور کہ وہ یہودا کی ہی مسیحی ہو کر خدمت
کرتا ہے۔ وہ پُرانے عہدنامہ پر ایمان رکھتا اور مُردوں کے جی اُٹھنے کا قائل
ہے اور منتظر ہے۔ قیامت کی اِس حقیقت نے پولوس کو اپنی زندگی منظم
کرنے پر مجبور کیا (آیت ۱۶) اور سترھویں آیت سے ۲۱ آیت تک۔
پولوس بیان کرتا ہے کہ یروشلیم میں کیا کچھ ہوا اور صفائی سے بیان کرتا ہے
کہ وہ ان الزامات سے بری ہے اور اکیسویں آیت میں وہ بتلاتا ہے کہ
اصل الزام رومی حکومت سے غداری کا نہیں بلکہ مُردوں کی قیامت کا ہے۔

II ۲۲-۲۳ آیات۔ مقدمہ ملتوی ہو جاتا ہے۔ فیلکس
گورنر نے اُس وقت فیصلہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں پلٹن کے سردار
سے مشورہ کرونگا۔ فیلکس ایک باخبر شخص تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ناصری فرقہ
کو یروشلیم میں بڑا دُکھ دیا جاتا ہے۔ یوں اِس میں توقف ہونے لگا جو عرصہ
دو سال تک جاری رہا۔ بہرحال فیلکس نے حکم دیا کہ پولوس کی قید ہلکی ہو۔
اُسے ایک قسم کی آزادی مل گئی۔ اور اُس کے دوست جب چاہیں آزادی
سے اُسے مل سکتے تھے (آیت ۲۳)

III ۲۴-۲۵ آیات۔ فیلکس کے سامنے پولوس
کی دوسری پیشی ہے۔ چند دن کے بعد (آیت ۲۴) فیلکس نے پھر
پولوس کو بلا بھیجا۔ اِس بار اُس کی بیوی دروسلہ بھی حاضر تھی۔ دروسلہ
ہیرودیس کے شاہی خاندان سے ایک یہودن تھی۔ وہ ابھی تین ہی برس
کی تھی جب اُس کا باپ فوت ہو گیا (اعمال ۱۲: ۲۳) اور اب وہ ۱۸ برس کی
ایک جوان لڑکی تھی۔ بائیبل میں اِس کا کہیں اَور ذکر پایا نہیں جاتا۔ اپنے چچا
ہیرودیس انتپاس کی طرح اسے بھی مذہبی اُمور میں بڑی دلچسپی تھی۔ جیسے

کہ انتیپاس نے یوحنا بپتسمہ (مرقس ۶/۲۰) دینے والے اور یسوع (لوقا ۲۳/۱۲) کی باتوں کو سنا۔ اسی طرح دروسلہ پولوس کی باتیں سننے کی مشتاق تھی۔

پولوس نے گورنر اور اس کی بیوی کی خوشامد نہ کی بلکہ راستبازی، پرہیزگاری اور آئندہ عدالت پر گفتگو کی۔ پہلی دو باتوں کے بارے میں تو فیلکس پہلے بھی جانتا تھا اور ان پر کچھ نہ کچھ عمل بھی کرتا تھا۔ مگر آئندہ عدالت کے بارے میں اس نے کبھی خیال تک بھی نہ کیا تھا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ پولوس نے کہا اس سے وہ کانپ اٹھا۔ کیونکہ ہم ۲۵ آیت میں پڑھتے ہیں کہ فیلکس دہشت زدہ ہو گیا۔ مگر اس مرتبہ بھی اس نے مسیح یا پولوس کی امداد کے لئے کوئی فیصلہ نہ کیا۔ اور اس نے کہا اب جائیں پھر تجھے بلاؤنگا معلوم ہوتا ہے کہ فیلکس ہمیشہ سوالات کو التواء میں ڈالنے کا عادی تھا۔

IV ۲۶-۲۷ آیت۔ پولوس کی دو سالہ قید۔ چھبیسویں آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلکس پولوس سے رشوت کا امیدوار تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عدالت کے بارے میں پولوس کے پیغام کو اچھی طرح نہ سمجھتا تھا اور یہ بھی کہ پولوس کے چال چلن کے بارے میں اس کا قیاس کتنا بھدا تھا۔ وہ عرصہ دو برس تک ایک آدمی کے مقدمہ سے کھیلتا رہا جو جھوٹے الزام کے سبب اس کے روبرو لایا گیا تھا۔ رومہ اپنے عدل و انصاف کے دستور کے سبب سے مشہور تھا۔ مگر پلاطوس فیلکس اور فیستس کی حرکات سے ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ وہ کتنے عادل تھے۔ اس قید کے دوران میں فیلکس کئی بار تنہائی میں پولوس کو بلاتا کہ وہ رشوت کی رقم پوشیدگی میں اسے دے دے۔ مگر پولوس کبھی اس بدی کی طرف راغب نہ ہوا۔ ایک بے انصافی دوسری بے انصافی سے درست

نہیں کی جا سکتی۔

آخر فیلکس رومہ میں بلا لیا جاتا ہے اور فیستس کو اس کی جگہ گورنر مقرر کر دیا جاتا ہے۔ لہذا یہودیوں کی خوشنودی کی خاطر پولوس قید خانہ میں ہی رکھا جاتا ہے۔ خدا کی راہ کے کھلنے تک دو سال کا طویل عرصہ انتظار میں گذارنا پڑا۔

دیباچہ:۔ پولوس ہر قسم کے لوگوں کے سامنے گواہی کو بلایا گیا۔ سولھویں باب میں ہم اسے عورتوں کے ایک گروہ سے کلام کرتے دیکھتے ہیں جو دعا کے لئے ایک دریا کے کنارے جمع ہوئی ہوئی تھیں۔ (۱۶/۱۳) بیسویں باب میں پولوس افسس میں گھر گھر جا کر لوگوں سے کلام کرتا نظر آتا ہے۔ (۲۰/۲۰) بائیسویں باب میں وہ ایک غضبناک ہجوم سے جو اسکی جان لینے کو تیار ہیں خطاب کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اور آج کے سبق میں ہمیں وہ ایک صوبے کے گورنر سے جو ایک عالی مرتبہ رومی افسر اور با اختیار شخصیت تھا کلام کرتے دکھائی دیتا ہے۔ اور ہم پولوس میں کسی قسم کی خوشامد یا خوش کلامی نہیں پاتے جو عموماً عالی مرتبہ اصحاب سے کلام کرتے وقت دکھائی جاتی ہے۔ پولوس بڑی سادگی سے یقینی باتیں کہتا ہے۔ وہ رشوت دینے سے انکار کرتا ہے۔ جس کے باعث وہ بغیر کسی جھگڑے یا مصیبت کے آزاد ہو سکتا ہے۔

سبق کی سچائیاں:۔ آج کے سبق میں دو بڑی سچائیاں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ (۱) جھوٹے الزامات کا جواب کیونکر دیا جائے۔ اور (۲) فیصلہ نہ کرنے کا خوف۔

I۔ جھوٹے الزامات کا جواب کیونکر دیا جائے:۔ پولوس کے یہودی دشمن اپنے وکیل ترطلس کی زبانی پولوس پر تین الزام عائد

کرتے ہیں۔ پہلا الزام فسادی ہونے کا تھا (آیت ۵) وہ کہتے تھے پولوس
ہر جگہ یہودی لوگوں کو بہکاتا پھرتا ہے اور یروشلیم میں بھی وہ اِسی غرض سے
آیا ہے۔ پولوس کہتا ہے کہ اُسے یروشلیم میں تھوڑا ہی عرصہ آئے ہوا ہے
یعنی چند دن گذرے ہیں۔ اور اس عرصہ میں اُس نے کسی ہجوم سے خطاب
نہیں کیا۔ لہذا اُس کو لوگوں کا بہکانے والا نہیں کہا جا سکتا۔ پھر وہ یروشلیم میں
اپنی آمد کی وجہ بیان کرتا ہے یعنی خیرات اور نذر لے چڑھانا (۱۷ آیت)
لہذا یہودیوں کو بہکانے کے بجائے وہ اِس کوشش میں تھا کہ اُن کی امداد
کرے اور اُنہیں راہِ راست پر لائے۔

پھر پانچویں آیت میں دوسرا الزام پولوس پر یہ تھا کہ وہ ناصری فرقہ کا ممبر
ہے یعنی مسیحی ہے۔ یسوع کو ناصری کہا گیا تھا۔ مرقس ۱:۲۴ اور اُس کی موت
کے بعد اُس کے پیروکاروں کو بھی یہی نام دیا گیا تھا۔ پولوس اِس بات کا
کھُلم کھُلا اقرار کرتا ہے کہ وہ مسیحی ہے۔ اور مسیحی اصول پر خدا کی عبادت
کرتا ہے۔ مگر وہ اِس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ خدا کی پرستش کرتا ہے یعنی
اپنے آباؤ اجداد کے خدا کی۔ اُس نے خداؤں کا کبھی تبادلہ نہیں کیا۔ وہ اُسی
خدا کی ایک نئے طریقے اور ایک نئی سمجھ کے ساتھ پرستش کرتا ہے۔ وہ
شریعت اور نبیوں کا اُسی طرح یقین کرتا ہے۔ جس طرح یہودی کرتے
ہیں۔ وہ فریسیوں کے ساتھ راستبازوں اور ناراستوں سب کی عدالت
کا قائل ہے۔ اور سولھویں آیت میں پولوس کہتا ہے کہ وہ نیک نیتی سے
اِس بات کا یقین کرتا ہے اور اِس کوشش میں رہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر
کرے جو خدا اور آدمیوں کی نظر میں قابلِ تعریف ہو۔

تیسرا الزام یہ تھا کہ پولوس نے ہیکل کو ناپاک کیا ہے۔ لہذا پولوس

نے سچائی بیان کرتے ہوئے بڑی سادگی سے اِس کا جواب دیا۔ وہ اپنی قوم
کے لیئے نذرانے کر یروشلیم میں آیا۔ وہ لوگوں کی بھیڑ سے الگ تھلگ
ہیکل میں منت ماننے کو داخل ہوا۔ اور آسیہ کے چند یہودی جو عبادت
گاہ میں حاضر نہ تھے انہوں نے لوگوں کو اُبھارا۔ یہی میرا تمام معاملہ ہے۔

فیلکس نے یہ سب ماجرا سُنا اور محسوس کیا کہ جو کچھ پلٹن کے سردار
نے لکھا ہے یہ عین بعین وہی ہے۔ لہذا (آیت ۲۲) اُس نے یہودیوں کو
بھیج دیا اور پولوس کو بھی واپس قید خانہ میں بھیج دیا اگرچہ قید خانہ کی مشقت
سے اُسے آزاد کر دیا۔

II فیصلہ نہ کرنے کا خوف:۔ دوسری سچائی جو صریحاً آج
کے سبق میں لکھی گئی ہے وہ ہے فیصلہ نہ کرنے کا خوف۔ فیلکس نے مقدمہ
کو ملتوی کر دیا اور عرصہ دو سال تک اِلتوا میں ڈالے رکھا اور آخر بغیر فیصلہ
کیئے ایک بڑے صوبہ کی گورنری چھوڑ دی۔ سترھویں آیت میں پولوس کے
خیرات اور تحائف کے تذکرے نے گورنر کے دل میں اُن میں سے کچھ
حاصل کرنے کی خواہش پیدا کر دی ہوگی۔ لہذا رشوت کے حصول کی اُمید
پر وہ پولوس کے مقدمہ کو ملتوی کرتا رہا۔ وہ پولوس کو بار بار خلوتی ملاقات
کے لیئے بلاتا رہا بدیں اُمید کہ شاید کسی موقعہ پر وہ مطلوبہ رشوت اُسے
نذر کرے گا۔ روپیہ کی محبت خصوصاً اُن اصحاب میں جو دنیا میں عام
عہدوں پر ممتاز ہیں ایک زبردست جُرم ہے یہ ہر قسم کے گناہ کی جڑ
ہے۔ I تمتھیس ۶:۱۰۔

دوسری مرتبہ جب فیلکس نے پولوس کا بیان سُنا تو اُس کی بیوی
دُرُوسلہ بھی اُس کے ساتھ تھی۔ پولوس نے راستی۔ پرہیزگاری، اور

آیندہ عدالت کے بارے میں بیان کیا۔ اِن مضامین نے فیلکس پر بہت زیادہ اثر کیا اور اُس کی ضمیر نے اُسے ملامت کی۔ وہ دہشت زدہ ہُوا (آیت ۲۵) اُس پر خوف طاری ہو گیا۔ گناہ اور بُرائی کرنے کا خوف اُس کے معصوم دل میں بیدار ہُوا۔ لیکن فیلکس نے اِس خوف و ہراس کو جلد ہی دُور کر دیا۔ اُس نے فوراً ہی پولوس کو کہا "اب جا۔ فرصت پا کر تجھے پھر بلاؤں گا۔" اور ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کے بعد فیلکس نے کئی بار اِن دو سالوں میں پولوس سے باتیں کیں۔ مگر وہ پھر کبھی خائف نہ ہُوا۔ جب فیلکس اپنے گناہوں کے بارے میں ذی حِس تھا تو اُس نے اُس موقعہ کو ٹال دیا۔ اور اُس کے بعد اُسے کبھی احساس نہ ہُوا۔ یہ احساس اُس لالچ کی آگ سے جل گیا جو اُس کے باطن میں سُلگ رہی تھی۔ خدا نے ایک صوبائی گورنر کو آگاہی بخشی مگر اِس آگاہی کی پرواہ نہ کی گئی اور پھر دوسری مرتبہ یہ آگاہی نہ آئی۔ علیسو کو موقع تھا کہ اپنا پلوٹھے کا حق قائم رکھے مگر اُس نے اِسے ترک کر دیا اور یہ ہمیشہ کے لیئے جاتا رہا اگرچہ بعد ازاں اُس نے رو رو کر اُس کو حاصل کرنا چاہا۔

(عبرانیوں ۱۲/۱۴ و ۲) آج نجات کا دن ہے۔ ہم کل پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ کسی نے ایک یہودی ربّی سے سوال کیا کہ توبہ کے لیئے کونسا دن بہتر ہے۔ اُس نے کہا انسان کی زندگی کا آخری دن۔ تب اُس پر سوال کیا گیا کہ کوئی کیونکر اپنی زندگی کے آخری دن کو جانے۔ ربّی نے جواب دیا۔ وہ نہیں جان سکتا۔ لہذا آج ہی توبہ کا آخری دن ہے۔

گیارھواں سبق

مضمون:۔ خدا کی رہائی بخشنے کی طاقت

خلوتی مطالعہ کے لیئے:۔ زبور ۱۰۷ : ۲۳ - ۳۱ آیت تک۔

مطالعہ بائیبل:۔ اعمال ۲۷ باب سے ۲۸ باب کی گیارہ آیت تک۔

سبق کا حوالہ:۔ اعمال ۲۷/۲۹-۴۴ ، ۱۸/۱-۱۱

سنہیلی آیت:۔ زبور ۱۰۷/۲۳، ۲۴ "جو لوگ جہازوں میں بحر پہ جاتے ہیں۔ اور سمندر پر کاروبار میں لگے رہتے ہیں۔ وہ سمندر میں خداوند کے کاموں کو اور اُس کے عجائب کو دیکھتے ہیں۔"

اُستاد کی تیاری کے لیئے:۔ زمانہ۔ ۵۹ء۔ سال کے آخری ایام۔

جائے وقوع:۔ بحیرۂ روم۔ جزیرہ مالٹا۔

لوگ:۔ پولوس۔ لوقا۔ ارسترخس۔ جہاز کا کپتان اور دیگر افسران۔ مسافر۔ مالٹا کے باشندے۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات:۔

I ۳۹-۴۱ آیت۔ جہاز کی تباہی:۔ جس بات کی پولوس نے پیشین گوئی کی تھی کہ وقوع میں آئیگی (۱۰ آیت) وہی وقوع میں آئی اگرچہ خدا نے جانی نقصان نہ ہونے دیا۔ جو جہاز آج کے سبق میں تباہ ہُوا وہ اِس بحری سفر کا دوسرا جہاز تھا۔ دیکھئے آیت ۶۔ یہ سکندریہ کا

جہاز تھا جو اطالیہ کو جا رہا تھا۔ یہ جہاز مُورہ سے حسین بندر تک کبھی خطرے
سے دوچار ہوئے بغیر آ پہنچا۔ دیکھئے (آیات ۶-۹) حسین بندر میں
پولوس نے صلاح دی کہ وہ خطرناک سمندر کے سبب سے جاڑا وہیں
کاٹیں۔ مگر جہاز کا مالک یہ چاہتا تھا کہ فینکس میں چلے جائیں اور وہاں جاڑا
کاٹیں۔ کیونکہ وہ بندرگاہ بڑی ہے۔ صوبہ دار نے پولوس کی صلاح کی نسبت
جہاز کے کپتان کی رائے کو افضل جانا لہٰذا وہ وہاں سے روانہ ہوئے۔

سمندر کے بیچ میں طوفان ایک ہولناک تجربہ ہے۔ یہاں تک کہ آجکل
بھی جبکہ جہاز بہت بڑے اور مضبوط بن گئے ہیں وہ سمندر میں طوفان کی
تاب نہیں لا سکتے۔ بیسویں آیت میں لکھا ہے کہ کئی دنوں تک نہ اُنہوں
نے دن کو سورج دیکھا اور نہ رات کو ستارے۔ ایسا وقت تو سوکھی
زمین پر بھی مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا سمندر پر کتنا زیادہ ہولناک ہوگا۔ جہاں
جہاز کی راہنمائی کے لیے کوئی ستارہ تک بھی دکھائی نہیں دیتا۔

اکیسویں آیت میں آیا ہے کہ وہ بہت دیر تک فاقے سے رہے۔
اور آخر ۲۷ آیت میں اِس مشکلات کے عرصہ کی مُدت کا وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ
بتاتا ہے۔ یعنی ۱۴ دن۔ دو ہفتہ تک وہ جہاز سمندر میں اِدھر اُدھر ٹکریں کھاتا پھرا۔
آخر انہوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ سمندر کم گہرا ہوتا جا رہا ہے اور وہ خشکی کے قریب
قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر یہ حوصلہ افزا بات بھی خطرے سے خالی نہ تھی کیونکہ آدھی رات
کا وقت تھا اور ممکن تھا کہ جہاز یکدم کسی چٹان سے جا ٹکرائے۔ سو ملاحوں نے
چار لنگر ڈال دیئے اور صبح کی انتظار کرنے لگے (آیت ۲۹) جب وہ صبح کی انتظار
کر رہے ہونگے تو پولوس کے الفاظ (آیات ۲۲-۲۶) اُن کی حوصلہ افزائی کا باعث
ہوئے ہونگے۔

جب صبح ہوئی تو اُن سب نے کھانا کھایا۔ خوراک۔ روشنی اور خشکی سب
ایک ہی وقت میں اُن کو میسر ہوئیں۔ دو ہفتہ کی لگاتار بے چینی اور مصیبت
کے بعد یہ دن اُن کے لیے ایک بڑی خوشی کا دن ہوگا۔ جہاز پر کُل سواریوں کی
تعداد ۲۷۶ تھی۔ دُور فاصلے پر زمین نظر آ رہی تھی لہٰذا وہ اُس سمت کو چلے اس یقین
کے ساتھ کہ سب ٹھیک ہوگا۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ خشکی پر پہنچیں۔ جہاز لہروں
کے سبب سے دو ٹکڑے ہو گیا اور سب لوگ سمندر میں کود پڑے۔ پولوس
کی پیشین گوئی پوری نکلی۔ مال تو پہلے ہی سمندر میں پھینک دیا گیا تھا۔ اور اب جہاز
بھی تباہ ہوا جا رہا تھا اور خشکی سامنے نظر آ رہی تھی۔

II ۴۲-۴۴ آیات۔ سب خشکی پر سلامت پہنچ
جاتے ہیں:۔ ایسے وقت پر کیا کیا جائے۔ جہاز بالکل تباہ ہو چکا
ہے۔ خشکی سامنے ہے۔ ۲۷۶ اشخاص سمندر میں گرے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں
میں کم از کم تین گروہ ہیں۔ پہلا گروہ سپاہیوں کا ہے جس کا ذکر بیالیسویں آیت
میں ہے۔ پھر ملاح جن کا ذکر تیسویں آیت میں ہے اور سب سے آخری گروہ
قیدیوں کا ہے دیکھئے پہلی آیت۔ ممکن ہے کہ چند مسافر بھی ہوں۔ یہ
سپاہی تو قیدیوں کے محافظ تھے۔ لہٰذا اُنہوں نے صلاح دی کہ قیدیوں
کو مار ڈالا جائے (آیت ۴۲) صوبہ دار نے ایسا ظالمانہ حکم نہ دیا۔ کیونکہ
وہ پولوس کو بچانے کا خواہاں تھا۔ وہ جو تیر سکتے تھے چھلانگیں لگا کر
خشکی پر جا پہنچے اور دوسرے لوگ تختوں اور جہاز کی دوسری چیزوں کے
سہارے خشکی پر آ پہنچے۔ مگر ۲۷۶ کے ۲۷۶ ہی خشکی پر سلامتی سے
پہنچ گئے۔ بیسویں آیت کی روشنی میں ان لوگوں کے احساسات کو سمجھنے
کی کوشش کیجئے۔ آپ کے خیال میں مختلف لوگوں نے کیا کیا کیا؟ آپ

کے خیال میں اس پارٹی کے مسیحی افراد نے کیا کیا ہوگا؟

III - ۲۸: ۱-۶ پولوس اور سانپ :- جب خشکی پر پہنچے تو انہوں نے معلوم کیا کہ وہ مالٹا کے جزیرے پر ہیں۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ وہاں کے لوگ اُن پر مہربان ہیں۔ اگر وہ ظالم لوگوں کے بیچ میں آتے تو تنہا اُن کو زیادہ دکھ پہنچتا۔ اُس وقت بارش ہو رہی تھی اور سردی تھی۔ لوگ پہلے ہی سمندر سے بھیگے ہوئے نکلے تھے۔ لہذا انہیں سب سے پہلے آگ کی ضرورت تھی۔ سو اُن میں سے جتنے لکڑیاں توڑنے کے قابل تھے ساحل کے ساتھ ساتھ لکڑیاں توڑنے میں مشغول ہو گئے۔ یہ ایک بڑا کام تھا کیونکہ بہت سے لوگوں کو آگ تاپنا اور گرم ہونا تھا۔ اور سینکڑوں گیلے کپڑے سکھانے تھے۔ پولوس نے بھی لکڑیاں توڑنے میں مدد کی۔ جب اُس نے آگ پر لکڑیاں پھینکیں۔ تو ایک سانپ اُس کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ جب وہاں کے باشندوں نے دیکھا انہوں نے سمجھا کہ سانپ بڑا زہریلا ہے۔ لہذا پولوس یقیناً مر جائیگا پولوس نے سانپ کو آگ میں جھٹک دیا اور خود اور لکڑیاں توڑنے کو چلا گیا۔ پہلے تو وہ یہ سمجھے کہ پولوس کوئی بڑا گنہگار آدمی ہے جو سمندر سے تو بچ گیا ہے۔ مگر سانپ کے ذریعے مریگا۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ اُسے کچھ ضرر نہیں پہنچا تو کہنے لگے کہ یہ تو کوئی دیوتا ہے۔ یہ کم از کم دوسرا موقع تھا۔ جبکہ پولوس کو ایک دیوتا سمجھا گیا (اعمال ۱۴: ۱۱، ۱۲) سانپوں کے متعلق مسیح کے وعدے پر غور کیجیے (مرقس ۱۶: ۱۸)

IV - ۲۸: ۷-۱۰ مالٹا کے جزیرے میں پولوس کے معجزات :- مصیبت عالمگیر شے ہے۔ اور انسانی دُکھ درد کی آواز ہر جگہ سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہاں اس جزیرے میں ایک سردار کا باپ بیمار تھا۔ یہ موقع تھا کہ

مسیح کی شفا بخش قوت کا پھر مظاہرہ کیا جائے۔ سو پولوس نے دعا کر کے اُس شخص پر ہاتھ رکھے اور وہ صحت یاب ہوا۔ اعمال کی کتاب اِس لیے لکھی گئی کہ جو کچھ یسوع مسیح اپنے شاگردوں کی معرفت کرتا رہا اُسے نمایاں کرے (اعمال ۱: ۱) اور یہ ایک اور شفا بخشنے کا معجزہ ہے جو مسیح نے اپنے چیدہ شاگرد کی معرفت دکھایا۔

اِس پہلے صحت بخشنے کے معجزے نے دوسرے معجزات کے دکھانے کے لیے راہ تیار کر دی دیکھئے (آیت ۹) یہ وہ تجربہ تھا جس سے یسوع خود دوچار ہوا تھا کہ جب اُس نے ایک معجزہ کیا تو لوگ جوق در جوق اُس کے پاس آ جمع ہوئے کہ وہ اور ایسے معجزات کرے دیکھئے (مرقس ۱: ۳۲-۳۴)

اگرچہ مالٹا میں اُس کی منادی کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ تاہم دوسرے مقامات پر اُس کی حرکات سے ہم جانتے ہیں کہ اُس نے مالٹا میں ضرور منادی کی ہوگی۔ لازماً اُس نے اُن کو بتایا ہوگا کہ یہ شفا بخش طاقت اُسکی اپنی نہیں بلکہ مسیح کی ہے۔ جس کا وہ خدمت گزار ہے۔ دیکھئے ۱۴: ۱۴-۱۸ نیز پطرس کا تجربہ اعمال ۳: ۱۲ -

دیباچہ :-

پیشے کے لحاظ سے پولوس خیمہ دوز تھا (اعمال ۱۸: ۳) وہ دوسرے رسولوں کی طرح ملاح نہ تھا۔ تاہم خدا کے انتظام میں یہ آیا کہ پولوس بہت سے سمندری تجربات سے بہرہ ور ہو۔ آج کے سبق کے بحری سفر سے چار پانچ سال پہلے پولوس نے کرنتھس کی مسیحی کلیسیا کو ذیل کے الفاظ لکھے "تین بار جہاز ٹوٹنے کی بلا میں پڑا۔ ایک رات دن سمندر میں کاٹا۔۔۔ دریاؤں کے خطروں میں۔ سمندر کے خطروں میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رہا ہوں" II کرنتھیوں

۱۱/۲۵-۲۷ - یہ جہاز کی تباہی کا جو تھا موقعہ تھا۔ جس سے پولوس دوچار ہوا تھا۔ جو مصیبتیں پولوس نے جھیلی تھیں اُنہوں نے مسیح کی خاطر اور مصیبتیں جھیلنے سے اُسے خائف نہ کر دیا تھا۔ اور اِس کا راز یہ تھا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ مسیح کا خادم ہے اور یہ بھی کہ جب تک مسیح کو اُس کی خدمت کی ضرورت ہے۔ وہ ضرور اُس کی جان کو موت سے بچائے رکھیگا۔ دیکھئے (۲۲ - ۲۶ آیات)

سبق کی سچائیاں :-

آج کے سبق میں تین بڑے مضامین ہیں۔ (۱) نئے عہدنامہ کے صوبہ دار (۲) پولوس کی راہنمائی (۳) مالٹا میں پولوس کا کام۔

I نئے عہدنامہ کے صوبہ دار۔ نئے عہدنامہ میں کم از کم چار صوبہ داروں کا ذکر ہے اور آج کے سبق میں تو صوبہ دار کا نام بھی دیا گیا ہے۔ (اعمال ۲۷/۱) ان سب کا ذکر بڑی عمدگی سے کیا گیا ہے۔ یعنی وہ سب نیک راستباز اور مذہبی آدمی ہوتے ہیں۔ صوبہ دار رومی فوج کا ایک افسر ہوتا تھا۔ جس کے ماتحت ایک سو سے کئی سو تک اشخاص ہوا کرتے تھے۔ تمام صوبہ دار جنکا ذکر ہوا ہے رومی تھے۔ اور اس سبب سے یہودیوں کی طرح اِن کی مذہبی تربیت نہ ہوئی تھی۔ صوبہ داروں کی فہرست درج ذیل ہے۔

متی ۸/۵ یہ افسر اپنے ایک بیمار خادم کے لئے یسوع کے پاس آیا۔ یسوع نے اُس میں ایمان اور حلیمی کی عجیب خصوصیات پائیں۔ اِس رومی افسر نے سمجھ لیا کہ نہ صرف یسوع چھونے سے شفا بخش سکتا ہے۔ بلکہ الٰہی حکم کے سبب سے دُور فاصلے پر سے بھی۔ لکھا ہے کہ یسوع اِس شخص کے ایمان سے متعجب ہوا۔ دیکھئے متی ۸ یہی بیان لوقا ۷ میں بھی پایا

جاتا ہے۔

مرقس ۱۵/۳۹ یہ وہ افسر تھا جو صلیب گاہ کا حاکم تھا۔ کیونکہ صلیب ایک عام سزا تھی لہٰذا اِس آدمی نے کئی لوگوں کو صلیب پر مرتے دیکھا ہوگا۔ مگر اِس نے یسوع مسیح کی طرح کسی کو بھی مرتے نہ دیکھا تھا۔ یسوع کے مرنے کے بعد صوبہ دار نے کہا "بیشک یہ آدمی خدا کا بیٹا تھا"

اعمال ۱۰/۱-۲۵ یہ کرنیلیس کا بیان ہے جو نیک مرد اور دعاگو شخص تھا اور خیرات کرنے میں سخی تھا۔ خدا نے پطرس کو اُس کے پاس بھیجا جس نے اُس کو خوشخبری سُنائی اور نجات کا پیغام سُنایا۔

اعمال ۲۷/۱-۳ یولیس جس نے پولوس پر بڑی مہربانی کی۔ یولیس کی زندگی کی نیک صفات کی فہرست بنائیے۔ پولوس کا اُس پر کیا اثر ہوا؟

II پولوس کی ہدایت اور راہنمائی :- پولوس جہاز پر ایک قیدی تھا۔ وہ کوئی جدّی ملاح بھی نہ تھا۔ تاہم دورانِ سفر میں جب مصیبتیں زیادہ ہونے لگیں تو پولوس کی شخصیت ہی حقیقی راہنما بنی۔ وہاں اگرچہ صوبہ دار اور اُس کے سپاہی بھی موجود تھے اور جہاز کا کپتان اور مالک بھی دیگر ملاحوں کے ساتھ موجود تھا۔ تاہم اِن سب کے باوجود پولوس کی شخصیت باقی تمام سے افضل ٹھہرتی ہے۔ اُنہوں نے پولوس کی مرضی کے برخلاف حسین نامی بندرگاہ کو چھوڑا۔ کیونکہ اُنہوں نے یہ کیا لہٰذا اُنہیں جہاز کے مال اور جہاز سے ہاتھ دھونا پڑے۔ بعد ازاں طوفان کی مصیبت کے وقت پولوس اُٹھ کھڑا ہوا اور سب کی یہ کہکر حوصلہ افزائی کی کہ کوئی جانی نقصان نہ ہوگا۔ (دیکھئے آیات ۲۲ - ۲۶) پولوس ہی تھا جس نے اِس تمام پارٹی کو کھانا کھانے کو کہا کیونکہ مصیبت ٹل گئی تھی (دیکھئے آیات ۳۳-۳۶)

مالٹا کے جزیرے میں پولوس ہی کی محنتوں کے سبب سے لوگوں نے اُنکو ایسی چیزیں دیں جنکی رستہ میں اُنکو ضرورت تھی (دیکھئے اعمال ۲۸: ۱۰) قیدی پولوس ہی حقیقت اُس پارٹی کا راہنما تھا۔ اور یہ اس لیئے تھا کہ پولوس اپنی ذاتی دانائی پر بھروسہ نہ رکھتا تھا بلکہ اُس پر جو خدا نے اُس پر ظاہر کیا تھا خدا کی دانائی۔ قدرت اور نیکی پر پولوس کے اعتماد نے قیدی پولوس کو تمام پارٹی کا راہنما بنا دیا۔

III مالٹا میں پولوس کا کام :۔ اعمال ۲۸: ۱-۱۱ کے مطابق پولوس اور اس تباہ ہونے والے جہاز کے تمام افراد جو ۲۷۶ اشخاص پر مشتمل تھے مالٹا میں تین ماہ تک رہے۔ اور اُس کا کام اُس وقت شروع ہوا جب سانپ نے کاٹا تھا۔ اس سے لوگوں نے یہ جانا کہ وہ کوئی دیوتا ہے۔ نئی جگہوں میں کام شروع کرنے کے لیئے خدا ایسے وسائل استعمال میں لاتا ہے۔ اعمال ۲۷: ۲۴ میں پولوس کو یقین دلایا گیا تھا کہ اُسے قیصر کے روبرو پیش ہونا ضرور ہے۔ اور پولوس نے کہا کہ وہ خدا کا یقین کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ تھا لہذا پولوس جانتا تھا۔ کہ کوئی سانپ خدا کے مقصد کی تعمیل میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ خدا کے وعدوں کا یقین بڑی مؤثر چیز ہے۔ ابرہام کی مثال یاد کیجئے۔

شفا بخشنے اور نجات کا پیغام دینے کے کام سے اس خدمت کی تکمیل ہوئی۔ اور I کرنتھیوں ۲: ۱-۲ اور اعمال ۲۶: ۱۶-۱۸ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ پولوس نے اپنے آپ کو معجزات کے لیئے بھیجا ہوا نہ سمجھا بلکہ انجیل کی بشارت کا مبشر سمجھا۔ کیونکہ بہت سی باتوں کا یہاں ذکر نہیں کیا گیا۔ لہذا ہمارے پاس مالٹا میں تین مہینے کے قیام کا ایک بہت مختصر سا بیان موجود ہے۔

اور اس خدمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مالٹا کے لوگوں نے ضروری سامان کی چیزوں سے جہاز بھر کر ان کو دیا۔ اور کیونکہ پولوس نے ان کو آسودہ کیا تھا لہذا اُنہوں نے بھی یہ چیزیں اپنی خوشی سے اُن کو دیں۔

بارھواں سبق

مضمون :۔ پولوس روما میں۔

خلوتی مطالعہ کے لیئے :۔ رومیوں ۱: ۱-۱۶

مطالعہ بائبل :۔ اعمال ۲۸: ۱۱-۳۱ آیت تک۔

سبق کا حوالہ :۔ اعمال ۲۸: ۱۱-۳۱ تک۔

سنہلی آیت :۔ رومیوں ۱: ۱۶ "کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں اس لیئے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے والے کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے واسطے نجات کے لیئے خدا کی قدرت ہے۔"

اُستاد کی تیاری کے لیئے :۔ زمانہ۔ سنہ ۶۱ء کا موسم بہار

جائے وقوع :۔ مالٹا۔ سرکوسہ۔ ریگیم۔ پتیلی۔ روما

لوگ :۔ پولوس اور اُس کے ساتھی۔ صوبہ دار۔ مسیحی بھائی۔ روما کے یہودی۔

سبق کا خاکہ اور امدادی اشارات :۔

I ۱۱-۱۶ آیات۔ پولوس روما میں پہنچ جاتا ہے :۔

مالٹا میں تین ماہ کے قیام کے دوران میں معلوم ہوا کہ ایک اور اسکندری جہاز یہاں پر جاڑا کاٹ رہا ہے جو روما کو جانے کو تیار ہے۔ لہذا اُس صوبہ دار نے اپنے قیدیوں کو اُس جہاز پر بٹھا دیا اور شاید فروری یا مارچ سنہ ۶۱ء میں وہ مالٹا سے روما کو روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے جس بندرگاہ پر وہ پہنچے وہ سرکوسہ کی بندرگاہ تھی۔ جو

جزائر سسلی میں مالٹا سے کوئی ایک سو میل کے فاصلے پر ہے۔ اور یہاں پہ جہاز موافق ہوا کی انتظار میں تین دن تک ٹھہرے۔ سُرکوسہ میں مسیحی جماعت کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

یہاں سے ریگیم کو روانہ ہوئے جو اٹلی کے عین جنوب کی طرف سُرکوسہ سے کوئی اسّی میل کے فاصلے پر واقع تھا۔

اور جب موافق دکھنا ہوا چلی تو یہ ریگیم سے پتیُلی میں جو ایک سو اسّی میل کے فاصلے پر تھا جا پہنچے۔ یہاں پر جہاز خالی کر دیا گیا اور سب سامان اور سواریاں اُس پر سے اُتار دی گئیں اور یہاں سے رُومہ تک جو ابھی ایک سو چالیس میل دُور تھا۔ پولوس خشکی کی راہ سے گیا۔

پتیُلی میں صوبہ دار نے پولوس کو اجازت دی کہ وہ وہاں کے مسیحیوں کے ساتھ سات دن تک رہے۔ اگر ۲۷ ویں کو دیکھیں تو معلوم کریں گے کہ اس تمام سفر کے دوران میں جس میں قریباً پانچ ماہ لگ گئے صوبہ دار پولوس پر بڑا مہربان رہا۔ اب سفر کے خاتمہ پر اُس نے ایک اور مہربانی کی کہ اُسے مسیحی بھائیوں کے ساتھ سات دن تک رہنے کی اجازت دی۔ ان سات ایام میں ایک دن لازماً ہی سبت کا دن ہوگا۔

جب یہ سات دن پُورے ہو گئے تو پولوس اُس مشہور و معروف سڑک بنام اپیئس کی راہ پر گامزن ہوا جس پر بہت سی مشہور ہستیاں رُومہ میں داخل ہوئی تھیں۔ کیونکہ رُومہ میں پہلے ہی خبر پہنچ چکی تھی کہ پولوس آ رہا ہے لہٰذا بھائی اپیئس کے چوک تک جو رُومہ سے کوئی ۴۳ میل دُور ہے اُس کے استقبال کو آ پہنچے۔ بھائیوں کا ایک اور گروہ تین سرائے تک جو رُومہ سے کوئی ۳۳ میل کے فاصلے پر ہے۔ اُس

کے استقبال کو آ پہنچا۔ آج سے قریباً دو برس پہلے پولوس نے رُومی بھائیوں کو وہ خط لکھا تھا جو انجیل مقدس میں ہے۔ آخری باب میں اُس تعداد پر غور کیجئے جنہیں وہ نام بنام یاد کرتا ہے۔ شاید کئی لوگوں نے پولوس رسول کی ملاقات کی غرض سے تیس چالیس میل کا سفر پیدل طے کیا ہوگا۔ لہٰذا جب پولوس نے اِن مشتاق دید بھائیوں کو دیکھا تو اُس نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اُس کی خاطر جمع ہوئی (دیکھئے ۱۵ آیت)

رُومہ کے دارالسلطنت میں پہنچ جانے کے بعد صوبہ دار نے پولوس کو رُومی افسران کے سپرد کر دیا۔ اور اگر ۱۶ اور تیس ۳۰ آیت پر غور کریں تو معلوم کریں گے کہ پولوس کو اکیلا رہنے کی اجازت دی گئی۔ اور اس حق پر صرف یہ شرط عائد کر دی گئی تھی۔ کہ ایک رُومی سپاہی ہمیشہ اُس کی نگرانی پر مامور رہے (آیت ۱۶)

II ۱۷-۲۲ آیت۔ پولوس رومہ کے یہودیوں سے خطاب کرتا ہے

رُومہ کی کلیسیا نے پولوس کا بڑے تپاک سے استقبال کیا تھا۔ لہٰذا تین دن آرام کرنے کے بعد پولوس نے شہر کے سرکردہ یہودیوں کو جمع کیا۔ "تاکہ اُن سے گفتگو کرے۔ یہودیوں ہی نے اُسے گرفتار کیا تھا یہودیوں ہی کی مخالفت کے سبب سے اُس نے رُومہ میں اپیل کی تھی۔ لہٰذا رُومہ میں رہنے والے یہودیوں کے سامنے وہ اپنا معاملہ صاف کیا چاہتا ہے۔ اگر ۱۷ سے بائیس ۲۲ آیات تک غور سے پڑھیں تو معلوم کریں گے کہ پولوس نے بڑے اختصار سے کلام کیا۔ مگر اُس نے بالکل مطلب کی باتیں بیان کیں۔ یہودی چاہتے تھے۔ کہ وہ غیر اقوام میں "اسرائیل کی اُمید" پر کلام نہ کرے۔ مگر پولوس نے قیصر کے رُوبرو اپیل کر کے یہ اجازت لے لی۔ یہودی مختصراً پولوس

کو جواب دیتے ہیں کہ انہیں یہودیہ سے اس مقدمہ کی کوئی خبر نہیں ملی اور
نہ ہی پولوس کے خلاف الزامات کی کوئی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ ہمیں
تو صرف یہی معلوم ہے۔ کہ مسیحی فرقہ کے خلاف ہر جگہ باتیں ہوتی ہیں (آیت ۲۲)
اس سے صاف ظاہر تھا۔ کہ ان یہودی راہنماؤں کو رومی مسیحی کلیسیاء کے
خلاف کوئی اعتراض نہ تھا۔ اور وہ انہیں نہ جانتے تھے۔ اور اس سے ہمیں
یہ سمجھنے میں امداد ملے گی کہ رومہ میں مسیحی کلیسیاء کتنی چھوٹی اور غیر معروف تھی۔

III۔ ۲۳-۲۸ آیت۔ پولوس کی تقریر۔ کیونکہ ان یہودی
راہنماؤں کو مسیحی فرقے اور خصوصاً رومی ایمانداروں کی نسبت کوئی علم نہ
تھا۔ اس لئے پولوس نے اُن کے سامنے منادی کے لئے ایک دن مقرر کیا۔
پولوس کے لئے یہ دن بڑی مصروفیت کا ہوگا۔ کیونکہ پولوس تن تنہا صبح سے
شام تک یہودی راہنماؤں کے سوالات کا جواب دیتا رہا۔ جب ایک یہودی
تھک جاتا تو دوسرا بحث کے مضمون کو پکڑ لیتا۔ مگر پولوس تنہا تھا جب وہ بولتے
بولتے اور سنتے سنتے تھک جاتا تو کوئی اُس کا ہاتھ نہ بٹاتا۔ سب سے مشکل بات جو
پولوس کو درپیش تھی وہ یہ تھی کہ وہ پرانے عہدنامہ کی رو سے اُن کو مسیح کے بارے
میں قائل کرے اور یقین دلائے۔ اُس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یسوع
ناصری جو مصلوب ہوا اور تیسرے دن پھر جی اُٹھا وہی پرانے عہدنامہ کا حقیقی
مسیح ہے۔ اگر اعمال ۹: ۲۰-۲۲ کو پڑھیں تو معلوم کرینگے کہ پولوس کی تبدیلی
کے بعد اُس کی پہلی منادی اسی مضمون پر تھی۔

چوبیسویں آیت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام دن کی سر کھپائی کے باوجود
بعض نے اُس کی باتوں کو مانا مگر بعض نے نہ مانا۔ اُن میں نااتفاقی پیدا ہو گئی۔
اور وہ رخصت ہوئے۔ مگر پیشتر اس کے وہ اس حالت میں رخصت ہوں۔

پولوس نے یسعیاہ نبی کے صحیفے سے اُن کے روبرو ایک بیان پیش کیا۔
جسے وہ سب جانتے تھے۔ اور جسے انہوں نے کئی بار پڑھا ہوا تھا۔ یسعیاہ
۶: ۹-۱۰ اور اگر متی ۱۳: ۱۴-۱۵ مرقس ۴: ۱۲ اور لوقا ۸: ۱۰ کو پڑھیں۔ تو
معلوم کرینگے کہ یسوع نے بھی انہی الفاظ کو استعمال کیا۔ بنی اسرائیل صرف
اپنے دلوں کے کٹھور پنے کے باعث باطنی طور پر اُس نجات کو قبول کرنے
کو تیار نہیں ہوتے۔ جو اُن کے روبرو پیش کی گئی ہے۔ وہ متفقہ طور پر مسیح کو
نہیں بلکہ برابا کو چھڑاتے ہیں۔ اور آخر میں پولوس یہودیوں کے روبرو اپنی تقریر
میں یہ فقرہ بڑھا کر اپنی تقریر ختم کرتا ہے۔ کہ اگر یہودی اس بڑی نجات کو
لینے سے انکاری ہیں تو غیر قومیں ضرور سُن لیں گی۔ خدا کا پیغام یہودی بے یقینی
اور مخالفت کے باعث مغلوب نہ ہوگا۔ غیر اقوام اسے سُن لیں گی۔ (۲۸: ۲۸)

IV۔ ۳۰-۳۱ آیت۔ رومہ میں پولوس کا دو سالہ قیام:-

دو برس تک پولوس اپنے کرایہ کے مکان میں رومہ میں قید رہا۔ اعمال
کی کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ وہ بلا روک ٹوک اپنا کام کرتا رہا۔ تاہم ہمیں
یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پولوس ان تمام ایام میں ایک رومی سپاہی کے ہاتھ میں
زنجیر سے بندھا رہا۔ وہ کبھی بھی اس تمام مدت کے درمیان اکیلا نہ رہا۔ اور نہ
ہی وہ بالکل آزادانہ طور پر چلنے پھرنے کے قابل تھا یا اٹلی کی کسی خوبصورت
جگہ کی سیاحت کر سکتا تھا۔ خواہ اُس کی زندگی کے یہ ایام کتنے ہی دُکھ دہ
تھے تاہم وہ فلپی میں اپنے دوستوں کو اس تمام عرصہ میں یوں لکھتا دکھائی
دیتا ہے۔ "کیونکہ میں نے یہ سیکھا ہے کہ جس حالت میں ہوں اُسی پر راضی رہوں۔
میں پست ہونا بھی جانتا ہوں اور بڑھنا بھی جانتا ہوں" فلپیوں ۴: ۱۱ و ۱۲۔
رومہ میں اُس کے کام میں پاس آنے والوں کو خوش آمدید کہنا اور انہیں

خُداوند یسُوع مسیح کے بارے میں تعلیم دینا اور سکھانا بھی شامل تھا۔ بُہت سے لوگ اُسے دیکھنے کو آئے۔ جن میں بعض بُہت دُور دُور سے آئے تھے۔ یہاں پولوس جو ایک سفری مشنری تھا۔ سفر کرنے سے عاجز دکھائی دیتا ہے لہٰذا لوگ اُس کے پاس آتے ہیں۔ مگر اُس کی گردن پر پھر بھی وہی بوجھ ہے۔ یعنی خُداوند یسُوع مسیح کے بارے میں گُفتگو کرنا۔

اس دو برس کے عرصہ میں پولوس نے اپنے مندرجہ ذیل مشہور خطوط قلمبند کئے۔ یعنی افسیوں، فلپیوں، کلسیوں اور فلیمون۔ ان چاروں چھوٹے خطوط نے اس زمانہ سے لے کر آج کے دن تک دُنیا کو بے بیان برکات عطا کی ہیں۔

دیباچہ:۔ کیا آپ کو کبھی ایسی خوشی نصیب ہوئی ہے۔ جو آپ کو کسی قدیمی ارادے یا خواہش کی تکمیل کے بعد ملی ہو؟ اور یہی آج کے سبق کا مرکز ہے۔ نہ صرف پولوس کے دل میں رومہ میں جانے اور وہاں پر منادی کرنے کی خواہش جاگزیں تھی بلکہ پولوس نے رومہ میں اپنے دوستوں کو بھی اپنی اس خواہش کے بارے میں لکھا۔ (دیکھئے رومیوں ۱:۱۰ و ۱۱) اصل میں اُس نے لکھا کہ میں نے کئی بار آنے کی کوشش کی۔ مگر کسی نہ کسی وجہ سے رُکا رہا۔ (رومیوں ۱:۱۳) پھر اس دلی خواہش میں اس یقین نے جو مسیح نے اُسے دلایا اضافہ ہو گیا۔ کہ وہ ضرور رومہ میں پہنچے گا۔ (اعمال ۲۷:۲۵) اور اب جب کہ وہ سچ مچ رومہ میں پہنچ گیا تو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اُس نے اپنی دلی خواہش کو پُورا ہوتے دیکھ کر اور خُدا کی وفاداری کو دیکھ کر خُداوند کا شکریہ ادا کیا۔ ۲۸:۱۵۔

سبق کی سچائیاں:۔ آج کے سبق میں ہم تین باتوں پر غور کریں گے۔ ۱۔ مسیحی برادری کی حقیقت۔ ۲۔ رومہ میں پولوس کا کام۔ ۳۔ پولوس کی باقی ماندہ زندگی۔

I۔ مسیحی برادری کی حقیقت:۔ ہمارے آج کے سبق میں ایسی بُہت سی باتیں پائی جاتی ہیں جو اس حقیقت کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہیں۔ کہ مسیح میں ایک یگانگت کا بندھن موجود ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پولوس اٹلی میں گیا تھا۔ تاہم جب وہ پتیلی کی بندرگاہ پر جہاز سے اُترا۔ تو وہاں کے مسیحیوں نے اُس کا پُر تپاک استقبال کیا۔ اور انھوں نے اُس کی منّت کی۔ کہ وہ سات دن تک کم از کم اُن کے ساتھ رہے۔ اور پولوس نے خوشی سے منظور کیا۔ کیونکہ اگرچہ وہ ایک دُوسرے سے ناواقف تھے تاہم ایک بات پر وہ متفق تھے اور وہ یہ کہ وہ سبھی خُداوند یسُوع مسیح کے معتقد تھے۔ اور چودھویں آیت میں ہے۔ کہ وہاں ہم بھائیوں سے ملے۔ مسیح میں ایک عالمگیر برادری ہے۔ جو ہر ایک بندھن سے زیادہ مضبُوط ہے۔ دیکھئے کہ پولوس اس کے متعلق گلتیوں ۳:۲۸، افسیوں ۲:۱۴-۱۶ میں کیا کہتا ہے۔

پولوس ابھی رومہ میں نہ پہنچا تھا جب کہ وہاں کے مسیحی دو گروہوں میں ہو کر اپئیس کی راہ تک اور تین سرائے تک اُس کے استقبال کو نکلے۔ ایک گروہ کوئی ۴۳ میل اور دُوسرا کوئی ۳۳ میل تک اُسے آگے ملنے کو پہنچا۔ جب کہ ایک دن کی راہ قریباً ۲۵ میل ٹھیرائی گئی تھی۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ایک گروہ کوئی دو دن کا سفر کر کے اور دُوسرا ایک دن سے زیادہ کا سفر

کرکے پولوس رسُول کے استقبال کو نکلا۔ یہ کوئی حیرانی یا تعجب کی بات نہیں کہ جب پولوس نے رومہ کے مسیحیوں میں یہ اُلفت کا جذبہ دیکھا تو اُس نے خدا کا شکر ادا کیا اور اُس کی دلجمعی ہوئی۔ (۱۶ آیت)

دو سال تک رومہ کے مسیحی بھائی اور بہنیں پولوس کی ملاقات کو آتے جاتے رہے۔ بے شک وہ اُس کے لئے تحفے بھی لاتے ہونگے اور ہر طرح سے کوشش کرتے ہونگے کہ اُس کی قید کی صعوبتوں اور تکلیفوں کو کم کریں۔

II۔ **رومہ میں پولوس کا کام :۔** اگر اعمال ۲۴: ۲۶ و ۲۷ کو دیکھیں تو معلوم کریں گے۔ کہ یہ پولوس کی دو سالہ قید کا دُوسرا موقعہ تھا۔ پہلی دفعہ قیصریہ میں اور اب دُوسری بار روم میں۔ پولوس کے سے جوشیلے آدمی کے لئے یہ قید اور بندش بڑی مُصیبت ہوگی۔ مگر پولوس اِسے اپنے اور دُوسروں کے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے قابل تھا۔ سبق کے حوالہ کے مطابق پولوس اُن گروہوں کو جو اُس کے پاس آتے تھے سکھانے اور تعلیم دینے میں اپنا تمام وقت صرف کرتا تھا۔ اس زمین پر مسیح کا بھی بہت سا وقت شخصی گواہی میں صرف ہوتا تھا۔ دیکھئے یُوحنا ۱: ۱۲-۱۹۔ یُوحنا ۴: ۱۔ ان دو برسوں میں پولوس نے مسیح کو قبول کرنے کے لئے بہتوں کو قائل کیا ہوگا۔ اس تمام عرصہ میں سپاہی ہمیشہ زنجیروں سے اُس کے ساتھ بندھے رہے۔ اور اُس کی زندگی اُن کے لئے سچ مچ ایک مقامِ تعجب بنی رہی ہوگی۔

علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ پولوس نے اپنا کچھ وقت اپنے یاروں